١٣١٨هـ

أطائب الصيب

على أرض الطيب

شيخ الإسلام إمام أهل السنة والجماعة العلامة المجدد

الإمام أحمد رضا خان الحنفي القادري البريلوي

١٢٧٢ - ١٣٤٠هـ

RIDAWI
رضا
PRESS

ضروري نوٹ

فتاوی رضویہ شریف کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ حافظ عبد الستار سعیدی حفظہ اللہ تعالی کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 ضخیم جلدوں میں شائع کیا تھا جس میں اعلیحضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے 206 رسائل بھی شامل کر دئے گئے تھے۔ اس مطبوعہ فتاوی کا مصورۃ یعنی ڈیجیٹل Digital نسخہ (PDF) بھی بعض حضرات کی کاوشوں سے انٹرنیٹ پر فراہم کر دیا گیا ہے۔ اسی PDF سے یہ رسالہ ماخوذ ہے اور رضوی پریس نے محض اخراج کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالی ان تمام علماء کرام اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتھک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتاوی رضویہ کا جدید ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ دعاؤں کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جن کے مساعی جمیلہ کے سبب فتاوی مبارکہ کے (PDF) تک ہر خاص و عام کی رسائی ہوئی جزاھم اللہ احسن الجزاء

RIDAWI رضا PRESS

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

اطائِب الصّیّب علی ارض الطیّب

۱۳۱۹ھ

(طیّب (عرب صاحب) کی زمین پر بہت پاکیزہ بارش)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی نصر المقلدین للائمۃ المجتہدین بالاحسان فی الدین علی الطغام المارِدین واظہر عجز المفسدین وجہل الابلدین الغیر الفارقین بین الدائن والمدین، والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانام وسند الکرام وآلہ العظام وصحبہ الفخام و ائمۃ الاسلام واولیاء الاعلام المتصرفین باذنہ فی الارواح والاجسام وعلینا بھم یاذاالجلال والاکرام، آمین!

تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جس نے احسان کے ساتھ دین میں اجتہاد فرمانے والے ائمہ کرام کے مقلدوں کی مدد فرمائی ان کمینوں پر جو سرکش ہیں اور مفسدوں کے عجز اور دائن و مدین کے درمیان فرق نہ کرنیوالوں کند ذہنوں کے جہل کو ظاہر فرمایا، اور درود وسلام ہو کائنات کے سردار پر جو کہ کریموں کی سند ہیں اور ان کے عظیم آل واصحاب پر، اور ائمۂ اسلام اور اولیاءِ کرام پر جو اُس کی اجازت سے ارواح واجسام میں تصرف کرنیوالے ہیں اور ان کے صدقے میں ہم پر بھی اے جلالت و بزرگی والے! آمین! (ت)

www.alahazratnetwork.org

بعد حمد وصلوٰۃ حضرت عظیم البرکۃ، صاحب حجتِ قاہرہ وصولتِ باہرہ وتصانیف زاہرہ مجدد المائۃ الحاضرہ، تاج الفقہاء، غیظ السفہاء، محمود الکلاء، محسود الفضلاء، ماحی الفتن، حامی السنن، زین الزمن، حبرِ شریعت، بحرِ طریقت، ناصرِ ملت، حضرت عالمِ اہلسنت دام ظلہٗ ومد فضلہ وکثرت احیاءہ وکسرت اعداءہ بالنبی الکریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیم نے آخر رسالہ فیض مقالہ ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار میں تمیز سُنّی و وہابی کے لئے چند کلماتِ مجملہ ارشاد فرمائے کہ جو ان کو مانے وہابیت سے پاک ہو سُنّی بن جائے، از انجملہ فرمایا:

[(۴) تقلیدِ ائمہ فرضِ قطعی ہے بے حصولِ منصب اجتہاد اس سے رُوگردانی گمراہ بددین کا کام ہے غیر مقلدین مذکورین اور ان کے اتباع واذناب کہ ہندوستان میں نامقلدی کا بیڑا اٹھائے ہیں محض سفیہان نامشخص ہیں ان کا تارکِ تقلید ہونا اور دوسرے جاہلوں اپنے سے بھی اجہلوں کو ترکِ تقلید کا اغوا کرنا صریح گمراہی وگمراہ گری ہے۔

(۵) مذاہبِ اربعہ اہلسنت سب رشد وہدایت ہیں جو ان میں سے جس کی پیروی کرے اور عمر بھر اسی کا پیرو رہے کبھی کسی مسئلے میں اس کے خلاف نہ چلے وہ ضرور صراطِ مستقیم پر ہے اس پر شرعاً کوئی الزام نہیں، ان میں سے ہر مذہب انسان کے لئے نجات کو کافی ہے۔ تقلیدِ شخصی کو شرک یا حرام ماننے والے گمراہ ضالین متبع غیر سبیل المومنین ہیں۔

(۶) متعلقاتِ انبیاء واولیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء مثل استعانت وندا وعلم وتصرف بعطائے خدا وغیرہ مسائل متعلقہ اموات واحیاء میں نجدی اور دہلوی اور ان کے اذناب نے جو احکامِ شرک گھڑے اور عامۂ مسلمین پر بلاوجہ ایسے ناپاک حکم جڑے یہ ان گمراہوں کی خباثت مذہب اور اسکے سبب انھیں استحقاق عذاب وغضب ہے۔]

ایک بزرگوار تقریباً تیس سال سے خاکی رامپور ہیں۔ زبانِ عوام میں "مولوی طیب عرب" کے نام سے مشہور ہیں، یہیں کچھ پڑھا پڑھایا، انقلابِ زمانہ نے پرنسپل بنایا، بیس برس ہوئے ۱۳۰۰ھ سے پہلے حضرت عالمِ اہلسنت دام ظلہ رامپور تشریف لے جاتے، اس زمانہ میں عرب صاحب کچھ ایسی ہی شُد بُد جانتے اور کج مج عربی بول لیتے۔ خدمتِ اقدس میں اکثر حاضر آتے، یہی ہندوستانی انگرکھا وغیرہ پہنے ہوتے مگر عرب کہلانے کے باعث حضرتِ والا اعزاز فرماتے، ہاں اس وضع کے سبب قلب میں اندیشہ تھا کہ دیکھئے ہندوستان کا پانی عرب صاحب پر کیا اثر ڈالے۔ ابھی تو افضل البلاد کی وضع بدلی ہے آگے کیا کچھ پر پُرزے نکالے۔ جب ۱۳۰۲ھ میں جناب منشی محمد فضل حسن

www.alahazratnetwork.org

صاحب مرحوم مغفور نے انتقال فرمایا حضرت کا رامپور تشریف لے جانا نہ ہوا کہ اُن سے قرابتِ قریبہ داعی زیارت تھی اور جس بندۂ خدا کو فضلِ الٰہی تمام امصار و اقطارِ ہند کے علاوہ بنگالہ و کشمیر و برہما وغیرہ ملکوں کا مرجعِ فتوٰی بنائے اسے بے ضرورت سفر کی کب فرصت تھی جب سے عرب صاحب کا کچھ حال نہ ملا مگر اُدھر حضرتِ والا کی فراستِ صادقہ کا رنگ کھلا، پرنسپلی نے زور لگایا، عرب صاحب کو مجتہد بنایا، وہ رسالہ مبارکہ کہیں ان بزرگوار نے بھی مطالعہ کیا، تقلیدِ ائمہ کو فرضِ قطعی دیکھ کر نئی مجتہدی کا ننھا سا کلیجہ دھک سے ہوگیا، حضرتِ والا کی خدمت میں عریضہ لکھا، یہاں سے جواب مع دلائل صواب کا افاضہ اور مجتہدی کی قلعی کھولنے کو بعض سوالات کا اضافہ ہوا عرب صاحب نے جواب تو عاجزانہ قبول کیا مگر سوالوں کا جواب اصلاً نہ دیا بلکہ دوسرے مسئلۂ تصرف اولیائے کرام میں سوال کا راستہ لیا، ادھر سے اس کے جواب کا بھی افادہ اور دربارۂ تقلید سلسلۂ سوالات زیادہ ہوا۔ اب عرب صاحب سو گئے۔ اُن سوالوں کو پانچ، ان کو تین مہینے ہوگئے۔ آخر ادھر سے تقاضائے جواب ہوا۔ عرب صاحب کو پیچ و تاب ہوا، تہذیب کے رنگ بدل گئے، بھرے بیٹھے تھے اُبل گئے، کذب و جہل سے کام لیا مگر روزِ موعود گزرا جواب نہ دیا، یہاں فضلِ الٰہ ہے، ایسوں ویسوں کی کیا پرواہ ہے، اکناف و اقطار سے ہزاروں مفیدانہ پوچھتے فیض پاتے ہیں جو معاندانہ الجھیں منہ کی کھاتے ہیں۔ روز افزوں فضلِ باری ہے، یہی کارخانہ جاری ہے، ایسوں کا مخاطبہ کیا شے تھا کہ قابلِ اشاعت سمجھا جاتا، خصوصاً وہ خوش فہم جنھیں بدیہیات کا بھی ادراک نہیں، تنبیہ کے بعد بھی احتیاجِ تامل سے انفکاک نہیں۔ حضرات ناظرین! ازالۃ العار کی عبارت آپ کے پیشِ نظر ہے ملاحظہ ہو کہ نمبر (۴) میں مطلق تقلید بے تخصیص و تقیید جلوہ گر ہے، تقلید خاص کے بیان میں مستقل جداگانہ پانچواں نمبر ہے۔ یہ مجتہد صاحب ایسے سلیس اردو کلام، جدا جدا نمبر تک کے انتظام کو نہ سمجھے اور خطِ اول میں پوچھنے بیٹھے کہ آپ تقلید کی کون سی قسم کو فرض قطعی فرماتے ہیں (دیکھو اس رسالہ کا ص۷)۔

آخر حلیمانہ جواب عطا ہو کہ ہم مطلق تقلید کو فرض قطعی بتاتے ہیں (دیکھو ص۱۵) اس پر بھی دوسرے خط میں بولے کہ مجھے آپ کے جواب میں غور و تامل کرنے سے یہ کھلا کہ آپ نے وہاں مطلق کا حکم لکھا (دیکھو ص۲۳) انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ع

چہ خوش چرا نباشد آخر نہ اجتہاد ست

(بہت خوب کیوں نہ ہو، آخر اجتہاد نہیں ہے۔ ت)

مگر معتمدین سے خبر مسموع ہوئی کہ مجتہد صاحب کو خود اپنی تشہیر مطبوع ہوئی۔ اس بارے میں اور ان کی

www.alahazratnetwork.org

کوئی تحریر چھپنی شروع ہوئی، وہ دو چار ہی دن جاتے ہیں کہ وہ نامطبوع مطبوع ہوئی اس پر یہاں بھی احباب نے مناسب جانا کہ خطوط بعینہا شائع ہوں کہ ناظرین اصل واقعے پر مطلع ہوں، اگر مجتہد صاحب نے کچھ غیرت اجتہاد سے کام لیا، تحریر میں تمام سوالات سے جواب دیا فبہا، یہ رسالہ بعونہٖ تعالٰی رسالہ جواب کا مقدمہ ممہد ہوگا اور اگر جوابوں سے راہ کترائی، میر بحری بچائی، خارجی باتوں میں اڑان گھائی بتائی تو یہی رسالہ ان کی تحریر کا پیشی رَد ہوگا کہ حضرت پہلے سوالات کا جواب دیجئے اس کے بعد کچھ کہنے کا نام لیجئے لہٰذا توکلاً علی اللہ یہ رسالہ جمع کیا اور عموم فائدہ کو خطوط کا سلیس ترجمہ کردیا، الصلوٰۃ والسلام علی نبی الہدٰی و اٰلہ وصحبہ دائماً ابدا۔

خطِ اول عرب صاحب بنام نامی حضرت عالم اہلسنت مدظلہ السامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰی حضرۃ الفاضل العلامۃ الشیخ احمد رضا مدظلہ العالی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بعد السؤال عن عزیز خاطرکم نعرفکم بانا قد اطلعنا فی بعض تصانیفك انك تقول ان التقلید فرض قطعی فتعجبت وحق لی ان اتعجب لانی قد قضیت نحوا من ثلثین سنۃ فی خدمۃ طلبۃ العلم فلم اھتد الی استحباب التقلید فضلا عن وجوبہ فکیف بفرضیتہ لا مطلقا بل فرضیتہ قطعیۃ فلھٰذا ارغب الیك ان تعلمنی ادلۃ ذٰلك وعین لی ان ای قسم من اقسام التقلید فرضا قطعیا ثم اخبرنی ان علم المکلف بفرضیۃ التقلید کیف یحصل لہ ابتقلید او

بارگاہِ فاضل علامہ حضرت احمد رضا مدظلہ العالی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پرسشِ مزاجِ گرامی کے بعد ہم جناب کو معرفت کراتے ہیں کہ ہم نے آپ کی بعض تصنیفوں میں آپ کا یہ قول دیکھا کہ تقلید فرض قطعی ہے اس سے مجھے تعجب ہوا اور مجھے سزاوار تھا کہ تعجب کروں اس لئے کہ میں نے تیس برس کے قریب طالبعلموں کی خدمت میں گزاری، مجھے تقلید کو مستحب جاننے کی ہدایت نہ ہوئی چہ جائے وجوب، پھر کہاں فرضیت، وہ بھی مطلق نہیں بلکہ فرضیت قطعیہ، اس وجہ سے میں آپ کی طرف آرزو لاتا ہوں کہ مجھے اس کے دلائل تعلیم فرمائیے اور معین کیجئے کہ تقلید کی کونسی قسم فرض قطعی ہے پھر مجھے بتائیے کہ مجتہدوں میں سے کسی کو کیونکر اختیار کرے؟ آیا تقلید سے یا اجتہاد سے؟ بات یہ ہے

www.alahazratnetwork.org

باجتہاد ثم اخبرنی کیف یختار المجتہدین ابتقلید ام باجتہاد ھذا، واللہ یھدینا و وایاکم الی سبیل الرشاد۔

محمد طیب

۱۴ رجمادی الثانی ۱۳۱۹ھ ازرامپور

اور اللہ ہمیں اور آپ کو راہِ ہدایت دکھائے۔

محمد طیب

۱۴ رجمادی الثانی ۱۳۱۹ھ ازرامپور

مفاوضہ اول از حضرت عالمِ اہلسنت مدظلہ الاکمل بجواب خطِ اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم۔ الی الفاضل الکامل الشیخ محمد طیب المکی سددہ اللہ بقلب ملکی، اما بعد فانی احمد اللہ الیک، سلام علیک، وصل الکتاب وحصل الخطاب، غب ما طال امد و نزال ابد، وظن الوداد ان قد نفد اوکان قد و مما یسر ان التخاطب فی امر دینی والسوال عن فرض یقینی واحببت الجواب رجاء للثواب واظہارا للصواب، وقضاء لحق اخوۃ الاحباب، ولو انک یا اخی رجعت فی ھٰذا الی الکلام المبین لاغناک عن مراجعۃ مثلی من المقلدین کما بہ تغنیت فیما تمنیت عن الائمۃ المجتہدین رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین الم ترالی ربک کیف یقول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم۔ بنام فاضل کامل شیخ محمد طیب مکی سددہ اللہ بقلب ملکی۔ بعد حمد وصلوٰۃ میں آپ[1] سے حمدِ الٰہی بیان کرتا ہوں۔ سلام علیک۔ خط آیا، مخاطبہ لایا، بعد اس کے کہ ایک زمانہ گزرا اور مدتِ دراز نے انقضا پایا اور دوستی نے گمان کرلیا تھا کہ جاچکی یا اب گئی، اور خوشی کی بات یہ ہے کہ گفتگو ایک امرِ دینی میں ہے اور سوال ایک فرض یقینی سے، تو میں نے جواب دینا چاہا بامیدِ ثواب واظہارِ صواب وادائے حق محبتِ احباب۔ برادرم! اگر آپ اس معاملے میں قرآنِ عظیم کی طرف رجوع کرتے تو مجھ جیسے مقلد کی جانب رجوع کی حاجت نہ ہوتی جیسا کہ آپ اپنے خیال میں قرآن فہمی کے باعث حضرات ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے بے نیاز ہوگئے ہیں، آپ نے دیکھا کہ آپ کا رب کیا فرمارہا ہے

---

[1] یہ مزاج پرسی کے جواب میں شکرِ الٰہی کا اظہار ہے ۱۲ مترجم

www.alahazratnetwork.org

وقوله الحق وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون[1]، فقد فرض التفقہ فی الدین واعفی عنہ عامۃ المومنین و لم یترک احدا منھم سدی فانما ارشد للتقلید من اھتدی الم تعلم ان للہ علی خلقہ فرائض لا تترک ومحارم لا تنتھب وحدود امن تعداھا فقد ظلم وھلک ولکلھا او جلھا شرائط وتفاصیل لا یھتدی الیھا الا قلیل، وما یعقلھا الا العالمون[2]، فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون[3]،

اور اسی کا قول سچا ہے وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ الآیۃ یعنی مسلمان سب کے سب تو باہر جانے سے رہے تو کیوں نہ ہوا کہ ہر گروہ سے ایک ٹکڑا نکلتا کہ دین میں فقہ سیکھے اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائے اس امید پر کہ وہ خلافِ حکم کرنے سے بچیں، تو اللہ تعالٰی نے فقہ سیکھنا فرض فرمایا اور عام مومنین کو اس سے معاف فرمایا اور مہمل اور آزاد کسی کو نہیں رکھا ہے تو ضرور اہلِ ہدایت کو تقلید ہی کا ارشاد[1] ہوا ہے۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ اللہ عزوجل کے لئے اپنی مخلوق پر کچھ فرض ہیں کہ چھوڑنے کے نہیں کچھ حرام ہیں کہ حرمت توڑنے کے نہیں، کچھ حدیں ہیں کہ جو ان سے آگے بڑھے ظالم ہو اور ہلاکت میں پڑے، اور ان سب یا اکثر کے لئے شرطیں اور تفصیلیں ہیں جنھیں گنتی ہی کے لوگ جانتے ہیں اور ان کی سمجھ نہیں مگر عالموں کو، تو اہلِ ذکر سے مسئلہ پوچھو اگر تمھیں علم نہ ہو۔ بلکہ آپ اپنی

---

[1] یعنی جب احکام الٰہیہ ہر عام و عامی پر ہیں آزاد کوئی نہ چھوڑا گیا اور فقہ سیکھنے کو صاف فرمادیا کہ سب سے نہیں ہوسکتا ہر گروہ سے بعض اشخاص سیکھیں اور اپنی قوم کو احکام بتائیں کہ وہ مخالفتِ حکم سے بچیں تو صاف صاف عام لوگوں کو ان فقیہوں کی بات پر چلنے کا حکم ہوا اور اسی کا نام تقلید ہے جس کی فرضیت قرآنِ عظیم کی نص قطعی سے ثابت ہوئی ۱۲ مترجم۔

---

[1] القرآن الکریم ۹/۱۲۲
[2] " " ۲۹/۴۳
[3] " " ۱۶/۴۳

www.alahazratnetwork.org

بل لو رجعت الیٰ نفسك لالغیت غدك
هذا كمثل امسك وانا اجیرها
بالله ان تبهت او تكابر او تتعامی
عن البدر وهو زاهر سلها
هل لله سبحٰنه وتعالیٰ علی العباد
مالا یدرك علمه اول ما یدرك
الا بنص او اجتهاد فان ابت
فمنكر اتت وان سلمت سلمت
واسلمت فسلها اترین الناس
كلهم عالمین بمالهم وعلیهم
من امور الدین لاحاطتهم
جمیعا بمعانی النصوص و
اقتدارهم طرا علی استنباط
المسكوت عن المنصوص فان
عممت فقد عمیت وان
احجمت فقد هدیت فسلها
عن الذین لا یعلمون و
لا یبصرون ولا علی الاجتهاد
یقتدرون اولٰئك متروكون
سدی فان انعمت فقد
ضللت الهدی وان ابصرت فانكرت

عقل ہی کی طرف رجوع لاتے تو اپنی اس آئندہ[1]
کل کو گزشتہ کل کی طرح پاتے اور میں آپ کی
عقل کو خدا کی پناہ میں دیتا ہوں اس سے کہ
انہوئی جوڑے یا ڈھٹائی کرے یا چمکے چاند
ماہِ تمام سے اندھی بنے اپنی عقل ہی سے پوچھئے
کیا اللہ تعالٰی کے لئے بندوں پر کچھ ایسے احکام
ہیں یا نہیں کہ ابتداءً ان کا علم بغیر تصریح شارع
یا اجتہاد مجتہد کے حاصل نہیں ہوتا۔ اگر وہ انکار
کرے تو واجب الانکار شناعت لائی اور اگر
مانے تو سلامت رہی اور طاعت لائی۔ اب
اس سے پوچھئے کیا تیرے خیال میں تمام آدمی
حلال وحرام وجائز وواجب دین کے جتنے
احکام ان پر ہیں سب کے عالم ہیں نصوص شریعت
کے معانی کا سب کو احاطہ ہے۔ منصوص سے
مسکوت کا حکم پیدا کرنے پر سب کو قدرت ہے
پس اگر وہ تعمیم کرے تو یقیناً اندھی ہے اور اس
سے باز رہے تو ضروری مہتدی ہے۔ اب
اس سے ان کا حکم پوچھئے جنھیں نہ علم ہے
نہ بصیرت نہ اجتہاد کی قدرت، کیا وہ شتر بے مہار[2]
بنا کر چھوڑ دیئے گئے ہیں؟ اگر ہاں کہے تو قطعاً
گمراہ ہوئے اور اگر آنکھ کھولے اور بے مہاری سے

---

[1] آئندہ کل کا حال مخفی ہے اور گزشتہ کا ظاہر یعنی دل ہی میں سوچتے تو تقلید کی فرضیت کہ آپ پر مخفی ہے ظاہر ہو جاتی ۱۲ مترجم

[2] یعنی ان پر شریعت کے کچھ احکام نہیں ۱۲ مترجم

www.alahazratnetwork.org

فسلها ما لهم من السبیل الی ان یعلموا احکام الجلیل ان یروا بانفسهم وهم لا یبصرون ویستنبطوا وهم لا یقدرون او یرجعوا الی العلماء المرشدین فیعتمدون علیهم فی امور الدین ویعلموا بقولهم منقادین فان بالاول اجابت فقد بهتت وخابت لا یکلف الله نفسا الا وسعها[1] وان ابت وابت الی الاخر اصابت و وقد وجدت ضالة ضلت ربعها، ثم من العجب سؤلك عما یسأل عنه مثلك، ان علم المکلف بفرضیة التقلید کیف یحصل له اباجتهاد او بتقلید فلقد قصرت ولا قصر وزعمت الحصر حیث لا حصر اما علمت ان الضروری فی علمه عنهما جمیعا لغنی الیس ان کل مسلم یعلم ضرورة من الدین علما لا یخالطه ظن و لا تخمین ان لله علیه فرائض وحرمات وحدود او تکلیفات ویعلم منهم من لا یعلم علما وجدانیا ان لا یعلم وانه لا یقدر ان یعلم الا ان یعلم

انکار کرے تو اب اس سے پوچھئے کہ ان کے لئے احکامِ الٰہی جاننے کی کیا سبیل ہے آیا یہ کہ خود دیکھیں حالانکہ وہ نگاہ نہیں رکھتے، اجتہاد کریں حالانکہ قدرت نہیں رکھتے یا یہ کہ ہدایت و ارشاد والے علماء کی طرف رجوع لائیں، امورِ دین میں ان پر اعتماد کریں جو وہ فرمائیں مطیع ہو کر اس پر کاربند رہیں۔ اگر جواب میں پہلی بات کہی تو یقیناً بہتان اٹھاتی ہے اور نامراد رہی، اور اگر اس سے انکار کر کے دوسری طرف پلٹی تو راہِ صواب پر آئی اور جس گم شدہ کا مکان نہ جانتی تھی اسکی ملاقات پائی، پھر عجب بات ہے آپ کا ایسے امر سے سوال جسے آپ جیسا دریافت نہ کرتا کہ مکلف کو تقلید فرض ہونے کا علم اجتہاد سے ہے یا تقلید سے، آپ نے قصر کیا اور قصر نہ تھا اور حصر سمجھے جہاں حصر نہ تھا۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ بدیہی بات اپنے جاننے میں ان دونوں سے یکسر بے نیاز ہے۔ کیا ہر مسلمان بالبداہۃ ایسے یقین سے جس میں کسی گمان و تخمین کی آمیزش نہیں اپنے دین کا یہ حکم نہیں جانتا کہ اللہ عزوجل کے لئے اس پر کچھ فرض ہیں کچھ حرام کچھ حدیں ہیں کچھ احکام، اور ان میں جو جاہل ہے وہ اپنے وجدان سے جانتا ہے کہ جاہل ہے اور یہ کہ جب تک اسے بتایا نہ جائے خود جان لینے

---

[1] القرآن الکریم ۲/ ۲۸۶

www.alahazratnetwork.org

ویعلم ان لا براءۃ ذمۃ الا بالعمل ولا عمل الا بالعلم ولا علم الا لمن تعلم فینقدح فی ذھنہ بداھۃ ان علیہ سؤال من اذا سئل ھدی وعلم ھذا سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قائلا وقولہ اصدق مقال الا سألوا اذ لم یعلموا فانما شفاء العی السوال[1] وقد تواتر ذلک من لدن الصحابۃ رضی اللہ تعالٰی عنھم وھلم جرا تواتر کتابۃ الصلوات وسائر المکتوبات علانیۃ وجھرا بل ھو امر مجبول علیہ اجبال البشر من أمن منھم ومن کفر فتری عوام کل فرقۃ تأتی علماء ھا والبناء ھا وتسأل دواء داجھلھا من تحسبھم اطباء ھا علما من لدیھم بانہ القاضی ما علیھم فاسألھم ابتقلید کان ام باجتھاد فسیأتیک بالاخبار من لم تزودہ بالازواد او انت بنفسک انبئنی

سے عاجز ہے اور خوب جانتا ہے کہ بے عمل کے چھٹکارا نہیں اور بے علم عمل کا یارا نہیں اور بے سیکھے علم نہ آئے گا تو بداہۃً اس کے ذہن میں خود آجائے گا کہ اس پر ایسے سے پوچھنا لازم ہے جو مسئلہ بتا کر ہدایت فرمائے اور یہ ہیں ہمارے مولا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہوئے اور ان کا ارشاد ہر قول سے زیادہ سچ ہے الا سألوا الحدیث یعنی کیوں نہ پوچھا جب خود نہ جانتے تھے کہ عجز کا علاج تو سوال ہی ہے۔ اور بے شک وہ زمانۂ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے آج تک برابر فرضیت نماز و دیگر فرائض کی طرح علانیہ و ظاہر متواتر ہے بلکہ وُہ ہر انسان کی جبلّی بات ہے خواہ وُہ مومن ہے خواہ کافر ہے لہذا ہر گروہ کے عوام کو دیکھو گے کہ اپنے یہاں کے اہلِ علم و دانش کے پاس آتے اور جنھیں اپنا طبیب سمجھتے ان سے مرض جہل کی دوا پوچھتے ہیں اس لئے کہ وہ یقیناً اپنے دل سے جان رہے ہیں کہ ہم اسی طور پر اپنے فرض سے ادا ہونگے اب ان سے پوچھئے یہ تقلید سے تھا یا اجتہاد سے، عنقریب تمھیں وہ خبریں لاکر دے گا جسے تم نے توشہ نہ بندھوا دیا تھا یا آپ خود ہی

---

[1] سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب المجدور یتیمم آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۴۹
سنن الدارقطنی " " باب جواز التیمم لصاحب الجراح حدیث ۱۸، دار المعرفۃ بیروت ۱/۴۳۵
مشکوٰۃ المصابیح باب التیمم الفصل الثانی قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۵۵

www.alahazratnetwork.org

عن قولك لی ارغب الیك ان تعلمنی وانا عائذ باللہ ان یکون سؤلك سؤل متعنت عنید بل سؤل طالب للحق مستفید فباجتہاد اتیتنی ام بتقلید فان الامرین والعبث فیہ من صنیع المفسدین فلیس عن اعتقاد حکم محید ولا اعتقاد الا عن منشأ سدید وقد انحصر فی الاجتہاد والتقلید ثم اذ لم تہتد وانت تخدم الطلبۃ منذ ثلثین عاما لدلیل یدلك علی استحباب التقلید فضلاً عن وجوبہ فضلا عن افتراضہ قطعاً وابراما فسواء علیك ان یکون عندك حکم فی القضیۃ من تحریم اوکراھۃ او اباحۃ شرعیۃ اوانت شاك فیما ھناك او شاك وشاك فی انك شاك ایاً ما کان فلا محید لك من تجویز جواز ترك التقلید وتلقی الاحکام من الکتاب المجید لکل عامی جہول بلید لا یعرف الغث من السمین ولا الشمال من الیمین ولا الظلمات ولا النور ولا الظل ولا الحرور اذ لولاہ لما اعتراك شك شائك فی وجوب التقلید علی اولئك فضلا عن الاستحباب

اپنے اس کا حال بولئے جو آپ نے مجھے لکھا کہ میں آپ کی طرف آرزو لاتا ہوں کہ مجھے تعلیم فرمائیے اور میں اللہ عزوجل کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ آپ کا سوال کسی باطل کوش سرکش کا سوال ہو بلکہ حق طلب فائدہ خواہ کا سوال ہے تو اب آپ میرے پاس اجتہاد سے آئے یا تقلید سے کہ یہ معاملہ دین کا ہے اور دین میں لہو مفسدوں کا کام ہے تو کسی نہ کسی حکم کے اعتقاد سے چارہ نہیں اور اعتقاد حاصل نہ ہوگا مگر منشاء درست سے اور وہ اجتہاد و تقلید میں منحصر ہو چکا پھر جب کہ آپ نے اس تیس برس کی خدمت طلبہ میں دلیل استحباب تقلید کی طرف ہدایت نہ پائی چہ جائے فرضیت قطعیہ یقینیہ، تو اب آپ پر یکساں ہے خواہ آپ کو تقلید کا کوئی حکم معلوم ہو کہ وہ شرعاً حرام یا مکروہ یا مباح ہے یا آپ کو شک ہو یا حکم میں شک ہو اور اس میں بھی شک ہو کہ آپ کو شک ہے۔ بہرحال اس سے مفر نہیں کہ آپ تقلید چھوڑنا اور قرآن مجید سے احکام نکالنا ہر ایسے عامی جاہل احمق کے لئے جائز جانیں جسے نہ لاغر و فربہ میں تمیز ہو نہ دہنے بائیں میں، نہ اندھیری پہچانے نہ روشنی نہ سایہ نہ دھوپ کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو ان لوگوں پر تقلید خود واجب ہونے میں کوئی خلش ڈالتا ہوا شک آپ کو پیش آتا نہ کہ استحباب نہ کہ تقلید سے بچنے کا ایجاب نہ کہ وجوب تقلید کی کسی خاص ضد پر جھوٹا یقین،

www.alahazratnetwork.org

فضلا عن الزام الاجتناب فضلا عن التیقن الکذاب بخصوص نوع من اضداد الایجاب ولا و ربك لن یستقیم لك ذٰلك الا باحد مسلکین من اشنع المسالك موقعین السالك فی اسوٴ المهالك زعم ان الناس عن اٰخرهم من اهل الاجتهاد فی جل مایحتاجون الیه فلهم یدان باستنباط الاحکام وابتداع سبیل اٰخر الی تعرفها غیر التقلید والاجتهاد فیعلمون من دون علم ولا استعلام وانا اعیذك برب المشرقین ان تقول بشیٴ من هٰذین الشططین وان وجدت احدا من رعاع الجاهلین یتفوه بمثل الباطل المبین فالله الله خذ بیده والی استعلاج الدماغ ارشده واهده فقد اخذه جنون والجنون فنون و الدین نصح والنصح یثیب الطیب اللبیب الحاذق الاریب الاجمل منك قریب دع عنك العوام نبئنی عن نفسك فی تلك الاعوام کیف عبدت الله وعاملت العبید اباجتهاد ام بتقلید وعلی کل فالانسان علی نفسه بصیرة ولو القی معاذیرة هل انت من شروط الاجتهاد ملی قادر علیه ام عاجز خلی علی الاٰخر ما انت والیش انت حتی لا یجب علیك التقلید الیسوغ الاجتهاد

اور تمھارے رب کی قسم یہ تمھیں راست نہ آئے گا مگر دو راہوں میں ایک سے جو سخت بری راہوں سے ہیں اور اپنے چلنے والے کو نہایت بد مہلکے میں ڈالنے والی ہیں یا تو گمان اس کا کہ تمام لوگ ہر مسئلے میں جس کی انھیں حاجت ہو اہل اجتہاد سے ہیں انھیں احکام نکالنے پر دسترس ہے یا یہ کہ تقلید واجتہاد کے سوا ان تمام احکام پہچاننے کا اور کوئی طریقہ گھڑیئے کہ یہ جہال بے علم بے سیکھے احکام جان لیں اور میں آپ کو پروردگار مشرقین کی پناہ دیتا ہوں کہ آپ ان دونوں ظلموں میں سے کسی کے قائل ہوں اور اگر کسی کمینے جاہل کو پائیں کہ ایسا صریح باطل بکتا ہے تو للہ خدا کو مان کر اس کا ہاتھ پکڑیئے اور علاج دماغ کی طرف اسے ہدایت کیجئے کہ اسے جنون نے آلیا اور جنون طرح طرح کا ہوتا ہے اور دین خیر خواہی ہے اور خیر خواہی پر ثواب ملتا ہے اور طبیب حاذق عاقل زیرک اجمل اکمل آپ کے پاس موجود ہیں عوام سے درگزریئے خود اپنے حال سے خبر دیجئے آپ نے ان برسوں میں اللہ کو کیونکر پوجا اور بندوں سے کس طرح معاملہ کیا آیا اجتہاد سے یا تقلید سے، اور بہر تقدیر آدمی کو اپنے حال پر خوب نگاہ ہے اگرچہ حیلے کتنے ہی بنائے۔ آپ شروطِ اجتہاد سے پُر ہیں، اجتہاد پر قادر ہیں یا عاجز و خالی ہیں، برتقدیر اخیر آپ کیا اور آپ کی حقیقت کتنی کہ آپ پر تقلید واجب نہ ہو کیا ایسے کے لئے اجتہاد جائز ہوگا جو

www.alahazratnetwork.org

لعار بلید عائر بائر ذی عمی شدید هل هو الاعمی بعید ام لتعرف الاحکام سبیل جدید وها انت حاصرہ فی اجتہاد و تقلید وعلی الاول هل یسوغ لك الاجتہاد فی جمیع غصون الشرع ام فی بعض دون بعض من فنون الاصل والفرع علی الاخیر ما انت فیه مجتہد فعین ومالا فسبیلك فیه فبین وعلی الاول بل هو المتعین وعلیه المعول اذ لو لم یحل لك الاجتہاد فی جمیع المواد لوجب التقلید فی بعض الفنون وبالخلو من اهتدائه لم تخل سنون، فیا قریب مالك ورقیب ابن ادریس هات هنیہاتك وافتح الکیس فأت بعشر صور مفتریٰت من مسائل فقه اجتہادیات تکون انت اباعذرها لا تستند باحد فی بناء جدرها لا فی بطن ولا فی ظهر ولا فی ورد ولا فی صدر ولا فی جرح ولا تعدیل ولا تفریع ولا تأصیل فیظهر الحق ویزول الغرور ولا یغرنك بالله تعالی الغرور وکانی بك مسترشد مما وعیت ان القیت السمع وانت شہید ان کلامی کان فی نفس التقلید من حیث هو لا اثر فیه للتقیید فلا معنی

عاری بے عقل متزلزل ہالک سخت عاجز ہو تو یہ دور کی گمراہی ہے یا احکام پہچاننے کے لئے کوئی نئی راہ اور ہے اور یہ ہیں آپ کہ خود اجتہاد و تقلید میں اس کا حصر کر چکے ہیں۔ بر تقدیر اول کیا آپ کو علوم شرعیہ کے تمام اصول و فروع کی شاخوں میں اجتہاد پہنچتا ہے یا کسی میں پہنچتا ہے کسی میں نہیں۔ بر تقدیر اخیر جس میں آپ مجتہد ہیں اس کی تعیین کیجئے اور جس میں مجتہد نہیں اس میں اپنی راہ بتائیے۔ اور بر تقدیر اول بلکہ وہی خواہ مخواہ ماننی ہے اس لئے کہ اگر تمام مواد میں آپ کے لئے اجتہاد حلال نہ ہوتا تو بعض فنون میں ضرور تقلید واجب ہوتی اور یہ برس کے برس اس کی طرف ہدایت پانے سے خالی نہ جاتے تو اب امام مالک کے قریب امام شافعی کے رقیب اپنی پونجیاں دکھائیے اور تھیلی کھولئے فقہی مسائل اجتہادی کی دس گھڑی ہوئی صورتیں لائیے جن کا حکم خاص آپ نے استنباط کیا ہو جس کی بنا کے ظاہر و باطن و اول و آخر و جرح و تعدیل و تفریع و تاصیل کسی بات میں آپ دوسرے کی سند نہ پکڑیں ابھی ابھی حق ظاہر ہوا جاتا اور دھوکا زوال پاتا ہے اور دیکھو تمہیں اللہ کے معاملے میں فریب نہ دے وہ فریبی، اور مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ میرا بیان آپ نے حضور قلب سے کان لگا کر سنا تو راہ پالئے ہوں گے کہ میرا کلام نفس تقلید کی محض ذات میں تھا اس میں کوئی اثر کسی قید کا نہ تھا تو خاص کسی

www.alahazratnetwork.org

للسوال عن خصوص نوع وتعیینه و ما بان محملا وما کان مجملاً فما الاقتراح لتبیینه اما ان المکلف هل یتخیر ام یخیر فبحث اٰخر والکلام فیه فاش مشتهر ولهما ثالث فی الالتزام والکل خارج عن هٰذا المرام فایاك ثم ایاك ان تخلط الکلام وتخرج المقال عن النظام وعلیك بالانصاف خیر الاوصاف، فان رأیت ما التمسته انت ولم یأتك بدءً انه هو الطریق القویم فذاك المأمول من طبعك السلیم وودك القدیم ولافانی اعوذ بربی وربك ان تکابر تحقیقا او تدابر صدیقا وان ابیت فما انا بأت ما اتیت ولعلك تجد من یجازی بمثل ولا یمل مکابرة ولا یخشی مدابرة والله الهادی وله الحمد فی الاولی والاٰخرة وصلی الله تعالٰی علٰی سیدنا ومولانا الامام الامین فاتح الخلق وخاتم النبیین محمد شارع الاجتهاد للماهرین وامر التقلید للقاصرین وعلٰی اٰله الطاهرین وصحبه

نوع کی تعیین سے سوال کے کوئی معنی نہیں اور جس کلام کا مطلب صاف تھا کوئی اجمال نہ تھا اس کی شرح چاہنا کیا۔ رہا یہ کہ مکلف بہتر کو چھانٹے یا مختار ہے، یہ دوسری بحث ہے اور اس میں کلام مشہور ومعروف ہے اور ان دو کے لئے مسئلۂ التزام میں تیسرا اور ہے اور سب اس مطلب سے باہر ہیں تو دیکھو خبردار کلام کو خلط نہ کرنا اور بات کو اس کے سلسلے سے باہر نہ لے جانا اور آپ پر انصاف لازم ہے کہ وہ بہترین اوصاف ہے۔ پس اگر آپ دیکھیں کہ یہ جواب جو آپ کی خواہش پر آیا اور اس نے خود پہل نہ کی یہی سیدھا راستہ ہے جب تو آپ کی طبع سلیم ودوستی قدیم سے اس کی امید ہے ورنہ میں اپنے اور آپ کے رب کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ آپ تحقیق کے ساتھ مکابرہ کریں یا دوست سے قطع دوستی۔ اور اگر نہ مانئے تو میں ایسا نہ کروں گا اور کیا عجب کہ آپ کو کوئی ایسا مل جائے جو آپ ہی جیسا برتاؤ کرے، نہ مکابرے سے تھکے نہ قطعِ محبت سے ڈرے۔ اور اللہ ہادی ہے اور دونوں جہان میں اسی کے لئے حمد ہے، اور اللہ کی درودیں ہمارے سردار ومولٰی وپناہ وامین، آغازِ خلقت وانجامِ رسالت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر جنھوں نے ماہروں کے واسطے اجتہاد مشروع کیا اور کوتاہ دستوں کو ان کی تقلید کا حکم دیا، اور ان کی پاکیزہ آل اور غلبہ والے

www.alahazratnetwork.org

الظاھرین و مجتھدی ملتہ والمقلدین لھم باحسان الی یوم الدین و بارک وسلم ابد الابدین اٰمین اٰمین والحمد للہ رب العٰلمین۔

اصحاب اور مجتہدینِ ملت اور خوبی کے ساتھ قیامت تک ان کے مقلدین پر اور اللہ کی برکتیں اور اس کا سلام ہمیشگی والوں کی ہمیشگی تک۔ آمین آمین! اور ساری خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔(ت)

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لعشر بقین من جمادی الاٰخرۃ

سنہ ۱۳۱۹ھ

خط دوم عرب صاحب بقبول ہدایت اُولٰی و استفادہ مسئلہ اُخرٰی

بخدمۃ[1] حضرۃ العالم الفاضل جناب مولوی[2] احمد رضان صاحب قادری[3] سلمہ

اما بعد حمد اللہ العظیم والصلٰوۃ والسلام علٰی نبیہ الکریم فاقول بعد السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ان کتابک المنبئ عما عندک فی التقلید وفرضیتہ القطعیۃ قد وصل وبہ السرور قد حصل لازلت موفقا و مھدیا و لکن قد بقیت مسئلۃ اخرٰی ھی قرینۃ لمسئلۃ التقلید وھی مسئلۃ القول بان لاولیاء اللہ رضی اللہ عنھم

اللہ کی حمد اور اس کے نبی کریم پر درود و سلام کے بعد میں السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد کہتا ہوں کہ آپ کا نامہ تقلید اور اس کی فرضیتِ قطعیہ میں آپ کے اعتقاد سے خبر دینے والا آیا اور خاص اسی کے سبب بیشک سرور حاصل ہوا آپ ہمیشہ توفیق پائیں اور ہدایت کے ساتھ رہیں، لیکن ایک مسئلہ اور باقی رہ گیا ہے وہ اسی مسئلہ تقلید کے متصل مذکور ہے اور وہ مسئلہ اس کہنے کا ہے کہ اولیاء اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہم

---

[1] ھکذا بخطہ ۱۲ [2] ھکذا بخطہ ۱۲ [3] ھکذا بخطہ ۱۲

www.alahazratnetwork.org

تصرف[عہ] فی العالم بمعنی ان الکاملین من البشر قد فوض الیھم انتظام جزء من العالم ومنھم من فوض الیہ العالم کلہ فمنھم من ھو مثل الوزیر ومنھم من ھو مثل العمال ومنھم من ھو مثل الاعوان ولا اقول ان التصرف لیس لہ الا ھذا المعنٰی بل انا لا استبشع الا ھذا المعنی فان کان علی التصرف بھذا المعنی دلیل من الشرع فافدنی بہ وان کان للتصرف معنی غیر بشع فعلمنیہ۔ والسلام محمد طیب۔

کے لئے عالم میں تصرف حاصل ہے اس معنیٰ پر کہ کامل آدمیوں کو ایک حصہ عالم کا انتظام سپرد ہوا ہے اور بعض کو تمام جہان سپرد ہے تو ان میں کوئی وزیر کی مانند ہے اور ان میں کوئی کارکنوں کی طرح اور ان میں کوئی سپاہی کی مثل ہے اور میں نہیں کہتا کہ تصرف کے لئے بس یہی معنی ہیں بلکہ میں ناخوش نہیں سمجھتا مگر اسی معنی تصرف پر شرع سے کوئی دلیل ہو تو مجھے افادہ فرمایئے اور اگر تصرف کے کوئی اور معنی ہوں کہ ناخوش نہ ہوں تو مجھے تعلیم کیجئے۔ والسلام۔ محمد طیب۔

ویا سیدی انی لما تأملت جوابك عن مسئلة وجوب التقلید وجدتك تقول ان کلامك فی التقلید المطلق لا فی المقید افتریدان التقلید الخاص لشخص معین غیر واجب فان کان ھذا مرادك فعرفنا بہ والا فبین لنا مطلبك ولیس مرادنا من مخاطبتك الا الاطلاع علی ما عندك ونسئلك المسامحة فی التکلیف۔

اور اے میرے آقا! جب میں نے مسئلہ وجوبِ تقلید میں آپ کے جواب کو غور کیا تو آپ کا یہ بیان پایا کہ آپ کا کلام مطلق تقلید میں ہے نہ مقید میں، تو کیا آپ کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخصِ معین کی خاص تقلید واجب نہیں۔ پس اگر آپ کی یہ مراد ہے تو ہمیں اس کی معرفت دیجئے ورنہ ہم سے اپنا مطلب بیان کیجئے اور آپ کے مخاطبے سے ہماری اسی قدر مراد ہے کہ جو کچھ آپ کے نزدیک حکم ہے وہ ہمیں معلوم ہو جائے اور ہم اس تکلیف دہی میں آپ سے معافی مانگتے ہیں فقط۔

مترجم غفر اللہ لہ گزارش کرتا ہے کہ عرب صاحب کا یہ دوسرا خط ایک مدت کے بعد ماہِ رجب میں آیا، حضرت عالمِ اہلسنت دام ظلہم اندر تشریف فرما تھے، دروازے پر ایک سید صاحب تشریف رکھتے تھے، عرب صاحب کا فرستادہ کوئی لڑکا انھیں خط دے کر روانہ ہوا، جب خط ملاحظہ عالیہ

عہ ھکذا بخطہ ۱۲

42

www.alahazratnetwork.org

حضرت مکتوب الیہ میں حاضر ہوا اگرچہ مدت سے دورۂ درد کمر شروع ہوگیا اور بخار بھی تھا مگر فوراً جواب دینا چاہا، خط لانے والے کے لئے ارشاد ہوا ذرا ٹھہریں۔ معلوم ہوا کہ وہ تو اُسی وقت چلتا ہوا اور وہ سید صاحب اسے پہچانتے بھی نہیں کہ کون تھا کہاں گیا۔ حکیم مولوی خلیل اللہ خاں صاحب بریلوی رامپور سے وطن واپس تشریف لانے والے تھے ان کا انتظار کرکے دوسرا مفاوضہ عالیہ ان کے ہاتھ مرسل ہوا۔

42
42

مفاوضۂ دوم حضرت عالم اہلسنت مدظلہ بجواب خطِ دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

سمع سامع حسن بلاء اللہ فینا فلوجہہ الکریم الحمد حمدا یکفینا، ومن کل داء باذنہ یشفینا، ومن کل عاھۃ بمنہ یقینا، ویزیدنا بفضلہ ھدی ویقینا والصلوٰۃ والسلام علٰی والینا وسیدنا وھادینا وشافعنا وشافینا الاٰرأف بنا من امھاتنا وابینا خلیفۃ اللہ الاعظم فی العالمین، المولٰی علینا وعلٰی ما خلفنا وما بین ایدینا وعلٰی اٰلہ وصحبہ الفائزین فوزاً مبینا، واولیائہ المتصرفین فی العالم باذنہ تمکینا، وعلینا بھم ولھم اجمعینا ویرحم اللہ من قال اٰمینا۔ اما بعد فجاء الکتاب وسر بہ قلوب الاحباب لما فیہ افصاح

جو کان رکھتا ہو ہم پر اللہ تعالٰی کی خوبی نعمت سے اسی کی وجہ کریم کے لئے وہ حمد ہے جو ہمیں بس ہو اور باذنِ الٰہی ہمیں ہر مرض سے شفا بخشے اور باحسان ربانی ہمیں ہر آفت سے بچائے اور بفضلِ خداوندی ہمیں ہدایت ویقین زیادہ فرمائے، اور صلوٰۃ و سلام ہمارے والی ہمارے مولٰی ہمارے ہادی ہمارے شافع ہمارے شافی پر جو ہم پر ہمارے ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں تمام جہان میں سب سے بڑے نائبِ خدا ہیں ہم پر اور تمام آئندہ مخلوق اور گزشتہ خلقت سب پر والی و حاکم ہیں اور ان کے آل واصحاب پر کہ روشن کامیابی سے کامیاب ہیں اور ان کے اولیاء پر کہ ان کے حکم سے قابو پاکر عالم میں تصرف کرتے ہیں اور ان سب کے صدقے میں ان کی برکت سے ہم پر، اور اللہ کی مہر آمین کہنے والے پر، بعد حمد وصلوٰۃ واضح ہو خط آیا اور دلِ دوستاں نے سرور پایا کہ اس سے قبولِ حق صاف پیدا تھا اور

www.alahazratnetwork.org

بقبول الصواب واقتراح فی مسئلة اخرٰی لکشف الحجاب وھکذا دیدن اولی الالباب یردون ناھلین مناھل العباب لیرتووا ویرووا من یروہ فی تباب، فاردت وحق لی من فوری الجواب وان کان للحمی بحمای اقتراب و وجع فی الخاصرۃ قد طال وطاب کفارۃ للذنوب ان شاء الوھاب والی الاٰن منہ بقیۃ للذھاب و فانبئت ان الاٰتی بالکتاب اٰب وغاب و لوادرمن ھو والی این ثاب حتی جاء اخی و انسی وسرور نفسی الحکیم المولوی خلیل اللہ خان حفظہ اللہ الی یوم الحساب فاحببت ان ارسل علی یدیہ الجواب لان مثل الکتاب لا احب ان یکون الا باصطحاب وبرنا نستعین فی کل باب، نعم قد قلت واقول ان مقولی الذی کان عنہ السؤال انما کان فی التقلید من دون تقیید لکن یا اخی ھل یشعر الحکم علی مرسل بنفیہ عن شئ فی حوزہ دخل فمع قطع النظر عن ان سوالک ھذا الجدید عسٰی ان لایرٰی لہ منشؤ مسدد ان اشعر اشعر بنفی الفرضیۃ ایۃ فرضیۃ للقطع مرضیۃ فماذا الوثوب الی الوجوب، وھا انت

ایک اور مسئلے سے پردہ کشائی کی درخواست تھی اور خردمندوں کا یہی دستور ہے کہ پیاسے ہوں تو دریائے عظیم کے گھاٹ پر آتے ہیں کہ آپ سیراب ہوں اور جسے ہلاک ہوتا دیکھیں اسے سیراب کریں میں نے چاہا اور خود یہی مجھے سزاوار تھا کہ فوراً جواب دوں اگرچہ تپ کو میرے بدن سے قریب تھا اور کمر میں درد کہ مدتوں رہا اور اچھا ہوا اللہ چاہے تو گناہوں کا کفارہ تھا اور ابھی اس کا بقیہ جانے کو باقی ہے اتنے میں مجھے خبر ملی کہ آرندہ پلٹ گیا اور غائب ہوا اور مجھے نہ معلوم ہوا کہ وہ کون تھا اور کہاں واپس گیا یہاں تک کہ میرے برادرِ مونس وسرورِ قلب حکیم مولوی خلیل اللہ خاں کہ اللہ تعالٰی قیامت تک ان کا نگہبان ہو آئے تو میں نے انکی معرفت جواب بھیجنا چاہا کہ ایسے خطوط میں مجھے یہی پسند ہے کہ کسی کے ساتھ ہی مرسل ہوں اور ہم معاملے میں اپنے رب کی مدد چاہتے ہیں، ہاں بیشک میں نے کہا اور اب کہتا ہوں کہ میرا وہ کلام جس سے سوال ہوا بے کسی تخصیص کے محض تقلید میں تھا مگر برادرم! کیا کسی مطلق پر حکم ایسی کسی شے سے نفی بتاتا ہے جو اس کے احاطہ میں داخل ہے تو قطع نظر اس سے کہ آپ کے اس سوالِ تازہ کا شاید کوئی صحیح منشا نظر ہی نہ آئے وہ کلام اگر بالفرض مشعر ہوگا تو خاص سے نفی فرضیت کا، کیسی فرضیت جو یقین کے لئے پسندیدہ ہے تو یہ وجوب کی طرف کود جانا کیسا! اور ہاں یہ ہیں آپ سلیم طبیعت والے

www.alahazratnetwork.org

ذا ذوقریحة سلیمة قد ابان ابن اخت خالتك الكریمة ان البون بین الواجب و الفرض كمثله بین السماء والارض بل قد اظهر ان الفرض علمی وعملی، وان الكلام ھٰھنا فی العلمی فمالی اراہ یعرف وینكر ویخیّر ویذھل عما یخبر وان اولته بالافتراض القطعی فلم یقل به احد فی الخصوص النوعی نعم اذا اتضح لك الحق فی مبحث قد سبق فاعلن بافتراض التقلید المطلق فمثلك بالاعتراف للحق احق ثم ان اردت ان تصدر بالحق عما وردت فاجبنی اولاً عما سألتك وطرحت الجواب ان كیف عملك وعلمك بمحلك ومجالك فی ھٰذا الباب الی غیر ذٰلك مما فصلته فی اول كتاب ثم اذا انت من اخوان العلم وقد قلت اخدمه منذ ثلثین سنة فلا یظن بك انت لا تعمل او تعمل وانت عن حكم سبیله فی غفلة وسنة وقد علمت ان ابناء الزمان فی ذا المنھج لیسوا علی شان بل ھم بین مكفر ومحرم ومجوز وملزم ومخیر ومتخیر ومطلق و

خود آپ کی خالہ کریمہ کا بھانجا ظاہر کر چکا کہ واجب و فرض میں زمین و آسمان کا فرق ہے بلکہ یہ روشن کر چکا کہ فرض دو قسم ہے، علمی و عملی، اور یہاں گفتگو علمی میں ہے، تو اب کیا وجہ ہے کہ میں اسے پاتا ہوں کہ پہچان کر شناسا ہوتا ہے اور خود خبر دے کر بھولا جاتا ہے، اور اگر آپ اسے فرضیتِ قطعیہ سے تاویل کریں تو خاص نوع میں اس کا کوئی قائل نہیں، ہاں جب کہ گزشتہ بحث میں آپ پر حق واضح ہوگیا ہے تو تقلید مطلق کی فرضیت کا اعلان دیجئے کہ آپ جیسے کو حق کا اقرار زیادہ سزاوار ہے پھر اگر آپ چاہیں کہ جہاں آئے وہاں سے حق کے ساتھ پلٹئے تو اولاً ان امور کا جواب دیجئے جو میں نے سوال کئے اور آپ نے جواب نہ دیئے کہ اس باب میں آپ کا عمل کیونکر رہا اور آپ اس میں اپنا مرتبہ و اقتدار کہاں تک جانتے ہیں اور اس کے سوا اور سوالات جو نامۂ اول میں میں نے بہ تفصیل لکھے۔ پھر جبکہ آپ برادرانِ علم سے ہیں اور خود اپنے منہ سے تیس سال سے اسکے خادم رہے ہیں تو یہ تو آپ پر گمان نہ ہوگا کہ آپ عمل ہی نہیں کرتے یا عمل کرتے ہیں تو اس طرح کہ اس کی راہ کے حکم سے غفلت و خواب میں ہیں۔ اور آپ کو خوب معلوم ہے کہ ابنائے زمان اس مسلک میں ایک حال پر نہیں بلکہ کوئی کفر کہتا ہے کوئی حرام، کوئی جائز، کوئی واجب، کوئی تخییر کی راہ چلتا ہے کوئی تخیّر کی۔ کوئی مطلق

www.alahazratnetwork.org

حاصر فی الاربعة الاکابر وقائل بالتلفیق ومائل فیه الی التفسیق ومبیح فی اعمال لا فی عمل ومرخص وناهٍ بعد العمل فهٰذه عدة مواضع ولهم فی کلها مشارع ومنازع ومن طلب الحق وجانب المراء فلیس الکلام معهم علٰی حد سواء فعین لی ثانیا فی جمیعها ما انت سالکه لتخاطب علٰی منسك انت ناسکه ثم ائت اخاك سائلا مستفیدا لا صائلا عنیدا ولن فی یده وانقد بقوده فمنهما سألك عن شئ فاجب واینما سار بك فاقصد واقترب فبعون الٰه لیسلکن بك صراطا سوی ولیستدرجك حتی یوقفك علٰی منزل الهدٰی ولربما لا یعرف بدء بعض مقاصده ثم یحمد اٰخرا حسن موارده فمن طلب الحق فهٰذا السبیل وحسبنا اللّٰه ونعم الوکیل اما سؤلك عن تصرف الاولیاء فی العالم واعترافك انك لا تستشبع من معانیه الا ما تعلم فان کان مرادك بتفویض امر ما یوجب معاذ اللّٰه

کہتا ہے، کوئی چار اکابر میں محصور کرتا ہے، کوئی تلفیق مانتا ہے، کوئی اسے فسق بتانے کی طرف جھکتا ہے، کوئی کہتا ہے مختلف اعمال میں جائز ہے نہ ایک میں، کوئی عمل کے بعد رخصت دیتا کوئی منع کرتا ہے۔ تو یہ متعدد مواضع میں اور لوگوں کیلئے ان سب میں مختلف راہیں مختلف ماخذ ہیں اور جو حق کا طالب اور جدال سے مجتنب ہو تو ظاہر ہے کہ ان سب کے ساتھ گفتگو ایک روش پر نہیں۔ تو ثانیاً ان تمام مواضع میں اپنا مسلک معین کیجئے کہ آپ سے اسی روش پر کلام ہو۔ اس کے بعد اپنے بھائی کے پاس طلبِ فائدہ کے لئے آئیے نہ حملہ آور ہٹ دھرم بن کر اور اس کے ہاتھ میں نرم ہو جائیے اور جدھر وہ کھینچے کھنچ جائیے، جو کچھ پوچھئے بتائیے، جہاں لے چلے قصد کیجئے اور قریب ہو جائیے تو قسم ہے کہ وہ اپنے رب کی مدد سے آپ کو سیدھی راہ لے جائے گا اور آپ کو آہستہ آہستہ چلائے گا یہاں تک کہ منزلِ ہدایت پر کھڑا کر دیگا اور بیشک بارہا ابتدا میں اس کے بعض مقصد پہچان میں نہ آئیں گے پھر انجام کار اس کی خوبی مورد کی حمد ہوگی تو جو طالبِ حق ہو تو راہ یہ ہے اور اللہ ہمیں کافی ہے اور اچھا کام بنانے والا۔ رہا عالم میں تصرف اولیا سے آپ کا سوال اور آپ کا اقرار کہ اس کے معانی سے آپ وہی ناخوش سمجھتے ہیں جو آپ کے علم میں ہے اگر سپرد کر دینے سے آپ کی وہ مراد ہو جو معاذ اللہ

www.alahazratnetwork.org

تعطیل ذی الامر کملك فی الدنیا ولی ازمۃ امرالی بعض الامراء فتنفذ احکامہ فیہ غنیۃ عن احکام الملك فی خصوص ماجری بل من دون عملہ بماحدث واعتری وکذلك بالعون والوزیر من ھو للملك معین ونصیر یتحمل عنہ بعض ماعلیہ من الاوزار والاثقال ویفیدہ عونا فیما یھمہ من الاعمال والاشغال فھذا لا شك بشع شنیع لامحص بشع بل کفر فظیع وحاش للہ ان یتوھمہ احد من المسلمین بل کافرا ایضا اذا کان من الموحدین فاستبشاعك اذن انما یرجع الی معنی باطل اخترعہ توھم عاطل مالہ فی المسلمین عین ولا اثر ومن ساء بھم ظنا فقد کذب وفجر وان کان معناك واجیرك باللہ ان یکون مرماك ان البشع ان یکون المولی سبحٰنہ وتعالٰی شرف جمعا من عبادہ المکرمین بان اذن لھم فی التصرف فی العٰلمین من دون ان یجری فی ملکہ الامایشاء اویکون لغیرہ ذرۃ من ملك فی ارض اوسماء اویتوھم ھناك

مالکِ امر کو معطل کر دینے کی موجب ہو جیسے دنیا کا کوئی بادشاہ کسی کام کی باگیں ایک امیر کو سپرد کر دے تو اس میں اس امیر کے احکام نافذ رہیں گے اور خاص خاص وقائع میں احکامِ شاہی کے محتاج نہ ہوں گے بلکہ جو واقعہ نیا پیدا ہوا اور جو پیش آیا بادشاہ کو اس کی خبر بھی نہ ہوگی اور ایسے ہی سپاہی و وزیر سے وہ مراد ہو جو بادشاہ کی اعانت و یاوری کرے اس پر سے بعض بوجھ اور بار اُٹھالے بعض کارِ و شغل میں جن کی بادشاہ کو فکر تھی اسے مدد دے کر فائدہ پہنچائے تو بیشک ناخوش و قبیح ہے، نہ صرف ناخوش بلکہ سخت ہولناک کفر ہے اور خدا کی پناہ کہ اس کا وہم گزرے مسلمان بلکہ کسی کافر کو بھی جب کہ خدا کو ایک جانتا ہو، اس تقدیر پر آپ کا ناخوش جاننا ایک ایسے معنیٔ باطل کی طرف راجع ہے جسے بے اصل وہم نے گھڑ لیا، مسلمانوں میں نہ اس کا وجود نہ نشان، اور جو مسلمانوں پر بدگمانی کرے وہ جھوٹا اور بدکار ہے اور اگر آپ کی مراد یہ ہو (اور میں آپ کو خدا کی پناہ میں دیتا ہوں کہ یہ آپ کی مراد ہو) کہ ناخوش یہ ہے کہ اللہ عزوجل اپنے گرامی بندوں سے ایک گروہ کو شرف بخشے انھیں عالم میں تصرف کا اذن دے بغیر اس کے کہ اس کے ملک میں بے اس کے چاہے کچھ ہو سکے یا اس کے غیر کے لئے زمین یا آسمان میں کوئی ذرہ بھر ملک ہو یا یہاں کسی قدر معطل ہوتے یا بوجھ اٹھانے

www.alahazratnetwork.org

شئ من تعطیل او تحمل وزراء و تخفیف ثقیل کما اذن سبحٰنہ لجبریل و میکائیل و عزرائیل وغیرھم من مقربی حضرۃ الجلیل علیھم الصلٰوۃ والسلام بالتبجیل فی تدبیر القطر والمطر والزرع والنبات والریاح والجنود والحیٰوۃ والممات وتصویر الاجنۃ فی بطون الامھات وتیسیر الرزق وقضاء الحاجات الٰی غیر ذٰلک من حوادث الکائنات وھم فیما بینھم علٰی منازل شتی کما انزلھم ربھم حتما و بتا سلاطین ووزراء واعوان وامراء فھٰذا ما یقولہ المسلم والامراء وھٰذا کلام اللہ قولا فصلا وحکما عدلا قائلا فالمدبرات امرا[1] توفتہ رسلنا قل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم[2]، وھو القاھر فوق عبادہ و یرسل علیکم حفظۃ[3]، لہ معقبٰت من بین یدیہ و من خلفہ یحفظونہ من امر اللہ[4]، اذ یوحی ربک الی الملٰئکۃ انی معکم فثبتوا الذین اٰمنوا[5]،

بار بار ہلکا کرنے کا وہم گزرے جیسے اس پاک بے نیاز نے جبریل و میکائیل و عزرائیل وغیرہم مقربانِ بارگاہِ عزت علیہم الصلٰوۃ والتحیۃ کو بوندوں اور بارش اور روئیدگی اور ہواؤں اور لشکروں اور زندگی اور موت کی تدبیر اور ماؤں کے پیٹ میں بچوں کی تصویر اور خلق کے لئے روزی آسان اور حاجتیں روا کرنے اور ان کے سوا اور حوادثِ کائنات کا اذن دیا ہے اور وہ قطعاً یقیناً اپنے آپس میں مختلف مرتبوں پر ہیں جیسے اس کے رب نے جو مرتبہ بخشا ہے بادشاہ و وزیر و سپاہی و امیر، تو یہ بات بیشک مسلمانوں کے کہنے کی ہے اور یہ ہے اللہ کا کلام فیصلہ کرنے والا، ارشاد اور عدالت والا حاکم کہ فرما رہا ہے: "قسم ان کی جو کاموں کی تدبیر کرتے ہیں، اسے ہمارے رسولوں نے وفات دی، تو فرما تمہیں ملک الموت وفات دیتا ہے جو تم پر مقرر فرمایا گیا ہے۔ اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر اور بھیجتا ہے تم پر نگہبان۔ آدمی کے لئے بدلی والے ہیں اس کے آگے اور پیچھے کہ اس کی حفاظت کرتے ہیں خدا کے حکم سے۔ جب وحی بھیجتا ہے تیرا رب فرشتوں کو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تو تم ثابت قدمی بخشو ایمان والوں کو۔

---

[1] القرآن الکریم ۷۹/ ۵
[2] القرآن الکریم ۳۲/ ۱۱
[3] " " ۶/ ۶۱
[4] " " ۱۳/ ۱۱
[5] " " ۸/ ۱۲

www.alahazratnetwork.org

انہ لقول رسول کریم ۵ ذی قوۃ عند ذی العرش مکین ۵ مطاع ثم امین ۵[1] انما انا رسول ربک لاھب لک غلاما زکیا ۵[2] انی جاعل فی الارض خلیفۃ ۵[3] یا داود انا جعلنٰک خلیفۃ فی الارض ۵[4] انا سخرنا الجبال معہ یسبحن بالعشی والاشراق ۵ والطیر محشورۃ کل لہ اواب ۵[5] فسخرنا لہ الریح تجری بامرہ رخاء حیث اصاب ۵[6] والشیاطین کل بناء و غواص ۵[7] و اٰخرین مقرنین فی الاصفاد ۵[8] ھذا عطاؤنا فامنن اوامسک بغیر حساب ۵[9] ابرئ الاکمہ والابرص و احی الموتٰی باذن اللہ ۵[10]، ولکن اللہ یسلط رسلہ علٰی من یشاء ۵[11]۔

بے شک وہ ایک عزت والے زبردست رسول کی بات ہے کہ مالکِ عرش کے حضور جس کی عزت ہے وہاں اس کا حکم چلتا ہے امانت والا ہے۔ میں تو یہی تیرے رب کا رسول ہوں اور میں تجھے ستھرا بیٹا عطا کروں۔ بے شک میں زمین پر نائب بنانے والا ہوں۔ اے داؤد! بے شک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا۔ بے شک ہم نے اسکے ساتھ پہاڑوں کو قابو کر دیا پاکی بولتے ہیں پچھلے دن اور سورج چمکتے اور پرندوں کو مسخر کر دیا گروہ کے گروہ جمع کئے ہوئے، سب اس کی طرف رجوع لاتے ہیں۔ تو ہم نے سلیمان کے قابو میں ہوا کو کر دیا کہ سلیمان کے حکم سے نرم نرم چلتی ہے جہاں وہ چاہے اور دیو مسخر کر دئے اور ہر راج اور غوطہ خور اور بندھنوں میں جکڑے ہوئے، یہ ہماری دین ہے تو چاہے دے چاہے روک رکھ بیحساب میں مادر زاد اندھے اور سپید داغ والے کو اچھا کرتا ہوں اور میں مُردے جلا دیتا ہوں خدا کے حکم سے۔ لیکن اللہ اپنے رسولوں کو قابو دیتا ہے

---

[1] القرآن الکریم ۸۱/ ۱۹، ۲۰، ۲۱
[2] القرآن الکریم ۱۹/ ۱۹
[3] " " ۲/ ۳۰
[4] " " ۳۸/ ۲۶
[5] " " ۳۸/ ۱۸، ۱۹
[6] " " ۳۸/ ۳۶
[7] " " ۳۸/ ۳۷
[8] " " ۳۸/ ۳۸
[9] " " ۳۸/ ۳۹
[10] " " ۳/ ۴۹
[11] " " ۵۹/ ۶

www.alahazratnetwork.org

اغناھم اللہ ورسولہ من فضلہ[1]۔ حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ و رسولہ[2]۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم[3] ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم[4] فنبئنی بعلم ماذا تستبشع فیہ انما عھدی بك عقولا غیر سفیہ واللہ الھادی ولی الایادی وللعبد الضعیف فی ھذا الباب کتاب جامع نافع مستطاب یھدی المستھدی الی الصواب ویردی المستھوی الی التباب جاء طبعہ باذن الوھاب سمیتہ "الامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلاء" (۱۳۱۱ھ) ولقبتہ "باکمال الطامہ علی شرك سوی بالامور العامۃ" (۱۳۱۱ھ) تجد فیہ ستین اٰیۃ وثلث مائۃ احادیث تمیز الطیب من الخبیث و فیما تلوت کفایۃ لاولی الدرایۃ و

جس پر چاہے۔ انھیں غنی کردیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے۔ ہمیں خدا بس ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول۔ اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں کاموں کے اختیار والے ہیں۔ اور اگر اسے لاتے رسول کے حضور اور اپنے ذی اختیاروں کے سامنے تو ضرور اسکی حقیقت جان لیتے وہ جو ان میں بات کی تہہ کو پہنچ جانے والے ہیں۔ تو اب علمی راہ سے کہئے اس میں آپ کو کیا برا لگتا ہے، اور میں نے آپ کو جب دیکھا تھا عاقل غیر سفیہ ہی پایا تھا اور اللہ ہادی اور نعمتوں کا مالک ہے۔ اور بندۂ ضعیف کی اس باب میں ایک کتاب جامع نافع مستطاب ہے کہ ہدایت چاہنے والے کو راہِ حق دکھاتی اور تباہی میں گرنے والے کو ہلاک کرتی ہے بحکم الٰہی زیرِ طبع ہے میں نے "الامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلاء" (۱۳۱۱ھ) اس کا نام اور "اکمال الطامہ علی شرك سوی بالامور العامۃ" (۱۳۱۱ھ) لقب رکھا ہے اس میں ساٹھ آیتیں اور تین سو حدیثیں پائیے گا کہ طیب کو خبیث سے جدا کرتی ہیں اور جو آیتیں اس وقت میں نے تلاوت کیں عاقلوں کو وہی

---

[1] القرآن الکریم ۹/۷۴
[2] القرآن الکریم ۹/۵۹
[3] " " ۴/۵۹
[4] " " ۴/۸۳

www.alahazratnetwork.org

باللہ الھدایۃ والحفظ والوقایۃ والحمد للہ فی البدایۃ والنھایۃ وصلی اللہ تعالٰی علی الوالی الاعظم والمولی الاکرم والمولی الاقدم وآلہ وصحبہ قادۃ الامم واولیائہ المتصرفین باذنہ فی العالم وعلینا بھم وبارک وسلم آمین!

کافی ہیں اور اللہ ہی کی طرف سے ہدایت اور حفظ ونگہبانی ہے۔ اور سب تعریفیں اللہ کو آغاز وانجام میں۔ اور اللہ کی درودیں والیِ اعظم و مولائے اکرم وحاکمِ اقدم اور ان کے آل واصحاب پیشوایانِ اُمت اور اُن کے اولیاء پر کہ ان کے حکم سے عالم میں تصرف فرماتے ہیں اور ان کے صدقے میں ہم پر اور اللہ کی برکت اور سلام، آمین۔ (ت)

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن النبی الامی
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
للیلتین خلتا من شعبان ۱۳۱۹ھ

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن النبی الامی
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
دوم شعبان ۱۳۱۹ھ

مترجم کہتا ہے غفرلہ، اس صحیفہ شریفہ کے بعد تین مہینے کامل انتظار ہوا، عرب صاحب کی طرف سے جواب نہ آیا، آخر تین مہینے تین دن کے بعد عالیجناب نواب مولوی محمد سلطان احمد صاحب قادری دام مجدہم کے ہاتھ کہ پنجم ذی القعدہ کو رامپور تشریف لئے جاتے تھے تیسرا صحیفہ شریفہ بہ تقاضائے جواب سوالات مرسل ہُوا۔

مفاوضہ سوم از حضرت عالم اہلسنت مدظلہ بتقاضائے جواب سوالات دو مفاوضہ سابقہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم۔ وبعد فھذا رابع شھر مذ ارسلت الکتاب ولم تحر الجواب وقد کان کصاحب السابق الماضی علیہ خمسۃ شھور مشتملا علٰی اسئلۃ دینیۃ لامعۃ النور فلم تجب عن ھذا ولا عن ذاک مع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم۔ بعد حمد وصلوٰۃ یہ چوتھا مہینہ ہے کہ میں نے خط بھیجا اور آپ نے جواب نہ دیا اور یہ خط بھی پہلے کی طرح جسے پانچ مہینے گزرے ہیں روشن وتاباں سوالاتِ دینیہ پر مشتمل تھا آپ نے نہ اس کا جواب دیا نہ اِس کا، حالانکہ یہ سلسلہ خود آپ ہی نے شروع کیا تھا

www.alahazratnetwork.org

مع انك انت البادئ فيما هناك وانا امهلك عدة ايام اُخر لتجيب مفصلا عن كل مستطر فان مضى يوم الخميس تاسع هذا الشهر النفيس ولم يأت منك الجواب تبين انك غلقت الباب و طويت الصحف وجف القلم بما سيجف ولله الحمد فی الاولیٰ والاٰخرة والصلوات الزاهرة والتحیات الفاخرة علیٰ سیدنا و صحبه و عترته الطاهرة ۔ اٰمین!

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، لخمس خلون من ذی القعدة یوم السبت ۱۳۱۹ھ

میں آپ کو چند دن کی اور مہلت دیتا ہوں کہ جتنے سوالات لکھے ہیں سب کا مفصل جواب دیجئے، اگر روز پنجشنبہ کہ اس نفیس مہینے کی (دسویں[عہ]) ہوگی گزر گیا اور آپ کی طرف سے سوالات کا جواب نہ آیا تو ظاہر ہوگا کہ آپ نے دروازہ بند کرلیا اور دفتر لپیٹ دیے اور قلم خشک ہوجائیگا جس بات پر عنقریب خشک ہونے والا ہے اور اللہ ہی کے لئے اوّل و آخر میں حمد ہے اور چمکتی درودیں اور گرامی تحیتیں ہمارے مولیٰ اور انکے اصحاب و آلِ طاہرین پر، آمین! (ت)

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفےٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، پنجم ذی القعدہ بروز شنبہ ۱۳۱۹ھ

مترجم غفرلہٗ کہتا ہے مسلمان ملاحظہ فرمائیں کہ اس صحیفۂ منیفہ میں سوا تقاضائے جواب کے کیا تھا عرب صاحب کی نسبت کون سا سخت کلمہ تھا مگر ہوا یہ کہ عرب صاحب جوابوں کے عجز سے بھرے بیٹھے تھے وہ سوال ان پر پہاڑ سے زیادہ گراں تھے ڈر تھا کہ مبادا جواب طلب ہوا تو کیا کہوں گا، جب پہلے کو پانچ اور دوسرے کو تین مہینے گزر گئے دل میں کچھ مطمئن ہوئے ہوں گے کہ شاید قسمت کا لکھا ٹل گیا مگر افسوس کہ ناگاہ ادھر سے تقاضوں کا پہاڑ ٹوٹ ہی پڑا، اب رنگ بدل گیا اور وہ عجز جس سے بھرے بیٹھے تھے جہل بن کر اُبل گیا۔ اس صحیفۂ شریفہ کا پہنچنا اور طیب صاحب کا نام کی طیب و پاکیزگی سے اپنی ذاتی اصالت کی طرف پلٹ جانا، اگلے مراسلات میں طرفین کے محاورات

عہ پنجشنبہ کی دسویں خود اسی صحیفۂ شریفہ کی تاریخ سے ظاہر تھی کہ پنجم روز شنبہ ارشاد فرمائی، لفظ تاسع سبق قلم تھا اور خود پنجشنبہ صراحۃً مذکور ہونا رفع التباس کو بس تھا۔ مہلت پنجشنبہ تک عطا ہوئی وہ تاسع ہو یا عاشر ۱۲ مترجم۔

www.alahazratnetwork.org

دیکھئے اور اب اس تحریر ثالث کو ملاحظہ کیجئے۔

خط سوم عرب صاحب بہ تبدیل رنگ و اظہار خشم بے درنگ

وصلتی خطك المورخ ۵ ذوالقعدة[1]
۱۱ ذوالقعدة[2] فكيف اجيبك يوم التاسع
ولكن امتثالا لامرك سيأتيك الجواب
الذی تعلم به انی
ما سكت عن الجواب
الا صيانة لاغلاطك ان تظهر
ولجهلك ان يشهر ۵
ستعلم ليلیٰ ای دين تداينت
وای غريم فی التقاضی غريمها
محمد طيب[11]

مجھے تمھارا خط پانچویں ذوالقعدہ کا لکھا گیارھویں ذوالقعدہ کو پہنچا تو میں نویں تاریخ کو کیسے تمھیں جواب دوں، مگر آپ کا حکم ماننے کو عنقریب آپ کے پاس وہ جواب آتا ہے جس سے تمھیں معلوم ہوگا کہ میں جواب سے صرف اس لئے خاموش رہا تھا کہ تمھاری غلطیوں کو ظاہر ہونے اور تمھاری جہالت کو تشہیر سے بچاؤں" اب جاننا چاہتی ہے لیلیٰ کہ کیسے قرض کا اس نے لین دین کیا اور اس کا قرض خواہ تقاضا کرنے میں کیسا قرض خواہ ہے"۔ محمد طیب[11]

مترجم غفرلہ کہتا ہے کہ تقاضائے جواب پر عجز کی جھنجھلاہٹ نے عرب صاحب کو ایسے غیظ میں ڈالا کہ ذرا سے کارڈ میں بدحواسیاں صادر ہوگئیں، مثلاً پہلی بدحواسی کہ ابتداء میں القاب و آداب درکنار اللہ عزوجل کا نام بھی چھوٹا، پہلے دونوں خط مسلمانی طریقے پر بسم اللہ شریف یا حمد و صلوٰۃ سے آغاز تھے اس کی ابتداء یہیں سے ہے کہ وصلتی خطك (تمھارا خط پہنچا) دوسری بدحواسی براہِ طنز و سخریہ ایک پرانا شعر لکھ دینے کا شوق چرایا تو ایسے بہکے کہ اپنے ہی کو لیلیٰ بنایا،

ع۵ یہ شعر ایک عجیب قصیدے کا ہے جس کی تفصیل مضامین جناب مولوی عبدالحق صاحب خیرآبادی بیان کرتے تھے اگرچہ قصیدہ یہاں سے متعلق نہیں مگر "الشیٔ بالشیٔ یذکر" الخ پر بات یاد آجاتی ہے

(باقی بر صفحہ آئندہ)

ع۱ هكذا بخطه دام فی خبطه ۱۲

ع۲ هكذا بخطه لازال فی خبطه ۱۲

www.alahazratnetwork.org

حق بر زبان جاری شود، یہ نہ دیکھا کہ کون مدیون ہے کون قرضدار ہے سوالات کا قرضہ کس پر سوار ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

دوستان علم وادب کے لئے اس کے بعض اشعار کہ اس وقت یاد آئے تحریر ہوتے ہیں، زبان عرب کا مستند شاعر اپنی ایک کنیز کی شان میں کہتا ہے: ؎

عجبت لليلیٰ من نجبار اشتریها
وکاتبتها کیما یتم نعیمها
فما صنعت الا الاباق مدینة
وما ابقیت الا ودینی ندیمها
ستعلم لیلیٰ ای دین تداینت
وای غریم فی التقاضی غریمها
تمکت بحکم الرق ثم تهتدت
اباقا وسیما الزنج فی القلب سیمها
تود اولو درس الخیانة لیتنا
مدرسة للغدر فیما نقیمها
ترفضت الحناء ثم تنشرت
تعدی الدواء الداء حکیمها
فلیلیٰ وان کان اسمها طیبا غدت
خبیثة نفس یرتضیها لئیمها
ورب مسمی کاذب یعبق اسمه
روائحة ما فی المسمی نسیمها
کمهلکة تدعی بعکس مفازة
وکافورة من نجیة بان شیمها
الیلی الیلیٰ ای دفار هجوت من
اتته المعالی صفوها وصمیمها

مجھے زنجبار کی لیلیٰ سے تعجب آتا ہے میں نے اسے خریدا اور مکاتب کیا تھا کہ اس کی آسائش پوری ہو (یعنی اتنا مال اپنے کسب سے کمائے تو تو آزاد ہے) اس نے کچھ نہ کیا سوا اس کے کہ میرا دین لے کر بھاگ گئی اور وہ نہ بھاگی مگر اس حال پر کہ میرا دین اس کے ساتھ ہے اب جانا چاہتی ہے لیلیٰ کہ کیسے قرض کا اس نے لین دین کیا اور اس کا قرضخواہ تقاضا کرنے میں کیسا قرضخواہ ہے۔ کنیزی کے باعث مکیہ بنی پھر بھاگ کر ہندیہ ہوگئی اور زنگی صورت کی علامتیں دل میں موجود ہیں خیانت کے درس والے تمنا کرتے ہیں کاش ہم اسے اپنے یہاں بیوفائی کی تعلیم دینے پر مدرس مقرر کریں وہ سڑا ہندی پہلے تو رافضن بنی پھر نیچریہ ہوگئی، دوا کی حد سے مرض بڑھ گیا۔ اس کا حکیم اس کے علاج سے عاجز آیا تو لیلیٰ اگرچہ نام کی پاکیزہ ہے نفس کی خبیثہ ہے کہ اسے نفس کا کمینہ پسند کرے گا اور بہت جھوٹے نام کے مسمے ہوتے ہیں کہ نام ایسی خوشبو سے مہکتا ہے کہ مسمے میں جس کی ہوا بھی نہیں جیسے جائے ہلاک کو برعکس مفازہ یعنی جائے نجات کہتے ہیں اور زن زنگیہ کو جس کی سیاہیاں ظاہر ہیں

www.alahazratnetwork.org

کس سے تقاضا ہے کس پر چڑھائی ہے عزیم نے کس کی جان پر بنائی ہے ع
چھائی جاتی ہے یہ دیکھو تو سراپا کس پر

خیر، ع

مہرباں آپ کی خفت مرے سر آنکھوں پر

تیسری بدحواسی خط تقاضا پہنچتے ہی یاران سرپل میں کھلبلیاں پکیں، وہابیت کی فوج مقہوریت موج (جو حضرت نواب خلد آشیاں مرحوم مغفور کے عہد سنیت مہد میں کرتے جوتے کے نیچے دبی تھی سر اٹھانے بلکہ مذہب بتانے کی جان نہ تھی اب کچھ کچھ کھل کھیلی اور گریز کرکے پرزے نکال چلی ہے) ہل چل مچی پرانے پرانوں کا سہارا لگانے سنت کے خلاف پر ندوہ منانے سے کمیٹی میں یہ رائے پاس ہوئی کہ عرب صاحب نے بہت مدتوں سے دشمنی تقلید میں سر کھپایا، برسوں دو دو چراغ کھایا، کچھ خرافات مزخرفات کا ملغوبا جمع کر پایا ہے۔ سوالات کے جواب کو تو اڑان گھائی بتائیے اور وہ پچھلی محنتوں کا سارا نتیجہ بنام جواب آگے لائیے۔ جب بعون اللہ تعالیٰ دندان شکن رد ہوگا، اس وقت تو وہ عوام کے آگے ناک رہ جائے گی کہ دیکھو ع

ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں

خط تقاضا چھٹی ذی القعدہ روز یکشنبہ کو پہنچا تھا، آٹھویں تک کمیٹی میں یہ رائے جم پائی اور وہ جواب بہ صد پیچ و تاب تحریر ہوا کہ جواب پیچھے سے دیں گے، صحیفہ تقاضا میں پنجشنبہ تک کی مہلت مقرر فرما دی تھی، اس کا یہ جواب سوچا کہ خط ہمیں ۱۱ ذی القعدہ روز جمعہ کو پہنچا ہم پنجشنبہ تک جواب کیونکر دیتے یہاں تک تو عیاری و چالاکی سے کام لیا گیا۔ اب عجز کی بدحواسی اپنی جھلک دکھاتی ہے کمیٹی وہابیت نے ایسے کذب صریح کی رائے دی تھی تو لفافے میں بھیجنا تھا کہ کذب پر لفافہ رہتا عام شخصوں پر ثبوت نہ ہوسکتا مگر بدقسمتی سے کارڈ لکھا جس پر روانگی و وصول کی مہر ہائے ڈاک نے واضح کردیا کہ بعنایت الٰہی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

دعی عنك تهجاء الرجال واقبلی
لكِ الحظ لا للاخيلية

کافورہ نام رکھتے ہیں اے لیلیٰ اے لیلیٰ اری گندی
تو نے اسکی ہجو کہی جسے صاف و خاص بلندیاں حاصل
ہوئیں، مردوں کی بدگوئی سے درگزر اور آ کہ
میں لیلیٰ اخیلیہ کا نہیں تیرا حصہ ہے ۱۲ مترجم

www.alahazratnetwork.org

حضرت کا یہ فریب نامہ سہ شنبہ ۸ ذی القعدہ کو ڈاک خانہ رامپور سے روانہ ہو کر چہار شنبہ نویں ذی القعدہ کو خدمت اقدس بندگان حضرت مکتوب الیہ میں باریاب ہو لیا یعنی لکھے جانے سے دو دن پہلے ہی پہنچ گیا، انا للہ وانا الیہ راجعون، عرب صاحب کی ان خوبیوں پر بھی حضرت عالم اہلسنت مدظلہ العالی نے اسی علم سے کام لیا جو ارباب علم کو اہل جہل کے ساتھ شایان ہے بغور ملاحظہ فریب نامہ مذکورہ ڈاکخانہ سے رسید لے کر یہ صحیفہ چہارم امضاء ہوا۔

مفاوضۂ چہارم حضرت عالم اہلسنت دام ظلہ بجواب خط سوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ وبعد فجاء الکتاب ولم یأت الجواب ولست متفرغا للجھل والسباب ووصولہ قبل وجودہ بیومین عجب عجاب وبعد قد بقی علیك من الیوم الی الغد الوقت الموعود فان مضی ولم یأت الجواب علم ان بابك مسدود وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبارك علیٰ صاحب المقام المحمود وآلہ وصحبہ الغر السعود والحمد للہ الغفور الودود۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
لتسع خلون من ذی القعدۃ ۱۳۱۹ھ
یوم الاربعاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ بعد حمد وصلوٰۃ واضح ہو خط آیا اور جواب نہ آیا اور جہالت کی باتوں اور گالی گلوچ کی مجھے فرصت نہیں اور اس خط کا عالم ایجاد میں آنے سے دو دن پہلے یہاں پہنچ جانا سخت تعجب کا اچنبھا ہے اور ہنوز آج سے کل تک آپ کے لئے روز موعود کا وقت باقی ہے اگر وہ گزر گیا اور جواب نہ آیا تو معلوم ہوگا کہ آپ کا دروازہ بند ہے اور اللہ تعالیٰ کے درود وسلام وبرکات صاحب مقام محمود اور ان کے آل واصحاب نور وسعادت والوں پر اور سب خوبیاں اللہ کو جو گناہ بخشے اور اپنے بندوں سے محبت فرمائے۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نہم ذی القعدہ ۱۳۱۹ھ
روز چہار شنبہ

www.alahazratnetwork.org

مترجم غفرلہٗ کہتا ہے کہ روزِ موعود گزرا اور جمعہ گزرا اور جواب نہ آیا تو اس صحیفۂ پنجم نے امضا پایا۔

مفاوضۂ پنجم حضرت عالمِ اہلسنت دام ظلّہ باعلام تمامی حجّت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم ، وبعد فقد مضی امس یومك الموعود بل زاد علیہ الیوم الموجود یوم الجمعۃ المبارك المسعود ولم یأت منك شئ من الردود فانجلی الحجاب و انتھی الخطاب والحمد للہ الکریم الوھاب ولن یقبل منك ھٰذا الا الانقیاد لما ارشدناك الیہ من الحق والرشاد والحمد للہ العلی الجواد والصلٰوۃ والسلام علٰی سیّد الاسیاد محمّد و اٰلہ وصحبہ الامجاد ، اٰمین !

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لاحدی عشرۃ مضین من ذی القعدۃ سنہ ۱۳۱۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم ۔ بعد حمد وصلوٰۃ بلاشبہہ کل آپ کا روزِ موعود گزر گیا بلکہ آج کا دن روزِ مبارک و ہمایوں جمعہ اور زائد ہوا اور آپ کی طرف سے کچھ جواب نہ آیا تو پردہ کُھل گیا اور مخاطبہ تمام ہوا اور سب خوبیاں اللہ کریم بہت عطا فرمانے والے کو، اور آپ سے کچھ پذیرا نہ ہوگا مگر اس حق وصواب کے لئے مطیع ہونا جس کی طرف ہم نے آپ کو ہدایت کی اور سب تعریفیں اللہ بالا و بے غرض بخشندہ کو اور درود و سلام سب سرداروں کے سردار محمد اور ان کے آل واصحاب معززین پر۔ آمین !

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یازدہم ذی القعدہ ۱۳۱۹ھ

مترجم غفرلہٗ کہتا ہے الحمد للہ حضرت عالم اہلسنّت کے ساتھ عرب صاحب کا مکالمہ ختم ہوا اور عرب صاحب کا جوابوں سے عجز روشن و آشکارا ہوگیا۔ ذٰلك بان اللہ ھو الحق وان اللہ لایھدی کید الخائنین والحمد للہ رب العٰلمین وقیل بُعدا للقوم الظّٰلمین ۔

www.alahazratnetwork.org

زیادتِ افادت

عرب صاحب کی خوبی تہذیب اور اس کے جواب میں حضرت عالمِ اہلسنت کا حلمِ عجیب ناظرین نے ملاحظہ فرمایا اب مستفیدانِ بارگاہِ سنت کا ادب اجمل اور کریمہ واعرض عن الجٰھلین[1] پر کریمانہ عمل بنظرِ اعتبار مشاہدہ کیجئے۔ مکرمنا مولوی محمد واعظ الدین صاحب اسلام آبادی قادری برکاتی سلمہ الہادی نے اگرچہ عرب صاحب کے خطِ سوم میں کلماتِ جہل واشتلم ملاحظہ فرماکر آیہ کریمہ واغلظ علیہم[2] پر عمل چاہا مگر اثرِ تادیب وکمال تہذیب کہ عرب صاحب کو معذور ہی رکھا اور ان کی نسبت کلام خوبی واکرام ہی لکھا سارا قصور نفسِ امارہ پر طویلے کی بلا بندر کے سر۔

نامی نامہ مولانا واعظ الدین صاحب بجواب ہمال خط سوم عرب صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ الیٰ جناب الفاضل الوسیع المناقب السنیع المناصب المولوی طیب صاحب دامت عنایتہم۔

اما بعد فاتت الیوم کریمتکم المسطورۃ ونمیقتکم الغیر المستورۃ ضحی تاسع ذی القعدۃ یوم الاربعاء فوجدناھا علیٰ خلاف ماھو المامول من العلماء وایضًا علیٰ خلاف ما عھد منکم فی اختیھا السالفتین فعلمنا انھا لیست من قبل قلبکم بل رشحۃ من النفس الامارۃ بالشین اذلیس فیھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بجناب فاضل فراخ مناقب نیکی مناصب مولوی طیب صاحب دام عنایتہم۔

بعد حمد وصلوٰۃ واضح ہو آج نہم ذی القعدہ روز چارشنبہ وقت چاشت آپ کی گرامی کتابت اور بے پردہ[عہ] تحریر آئی، ہم نے اس رنگ کے خلاف پائی جس کی علماء سے توقع تھی نیز اس طرز کے مخالف آئی جو اس کی دو اگلی بہنوں میں آپ کی طرف سے معروف رہے تو ہم نے جانا کہ وہ آپ کے قلب کی طرف سے نہیں بلکہ نفسِ امارہ کے چھینٹوں سے جو بکثرت عیب کی طرف داعی ہے اس لئے

عہ بے پردہ دو وجہ سے، ایک تو کارڈ پر تھی دوسرے برہنہ گوئی ۱۲ مترجم

[1] القرآن الکریم ۷/۱۹۹ [2] القرآن الکریم ۹/۷۳

www.alahazratnetwork.org

جواب سؤال الاکذب وفحش وجہل بضلال فسیدنا العلامۃ عالم اھل السنۃ مدظلہ ودام فضلہ لما کشف عن خدرھا ووقف علی ھذرھا وھجرھا لم یجد علیکم لاجلھا بل تبسم ضاحکا من قولھا وقال رب اوزعنی ان اشکر نعمتك التی انعمت علیّ وعلیٰ والدیّ وان اعمل صٰلحا ترضٰہ وادخلنی برحمتك فی عبادك الصٰلحین[1] علما منہ بان لا معصوم الا من عصم اللہ فکیف یؤخذ بجہل النفس صدیق قدیم ما کان یرضاہ ولکنا نحن خدام العتبۃ العلیۃ فی عجب عاجب من ھذہ القضیۃ کتاب یکتب الی ذی القعدۃ الحرام ویصل لحضرۃ المکتوب الیہ تاسع الشہر من ذٰلك العام وانا لموقنون انکم من مثل ھٰذا الکذب الجلی معزولون وانما ھو من تعاجیب نفس امارۃ ولم تدر السفیھۃ ان منھا علی

کہ اس تحریر میں جھوٹ اور زبان درازی اور بہکی ہوئی جہالت کے سوا کسی سوال کا جواب نہ تھا تو ہمارے سردار علامہ عالمِ اہلسنت مدظلہ ودام فضلہ نے جب کہ اس کا پردہ کھولا اور اس کی بیہودہ سرائی و پریشان گوئی پر وقوف پایا اس کے سبب آپ پر کچھ غضب نہ فرمایا بلکہ اس کی بات سے ہنستے ہوئے مسکرائے اور دعا کی کہ "اے میرے رب! میرے دل میں ڈال کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو کہ تُو نے مجھ پر اور میرے باپ دادا پر فرمائیں اور میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرمالے۔" وجہ یہ کہ حضرتِ والا کو معلوم ہے کہ معصوم تو وہی ہے جسے اللہ عزوجل نے عصمت عطا فرمائی تو نفسِ امّارہ کی جہالت کے باعث ایک پُرانے دوست پر جو ایسی باتوں کو ناپسند رکھتا تھا کیا مواخذہ ہو مگر خادمانِ آستانہ والا اس معاملے میں سخت عجب میں ہیں خط لکھا جائے تو جائے ذی القعدۃ الحرام کی گیارھویں کو اور حضرت مکتوب الیہ کے پاس پہنچے اسی سال اسی ذی القعدہ کی نویں کو، ہم کو یقین ہے کہ آپ ایسے سفید جھوٹ سے برکنار ہیں یہ تو اسی نفسِ امّارہ کی انوکھیاں ہیں اور وہ احمق یعنی نفس[2] امّارہ کی شرارت یہ نہ سمجھی کہ اس کے جھوٹ

---

[2] نفس زبان عربی میں مؤنث ہے یہاں مطابقت ترجمہ کے لئے شرارت نفس یا شریرہ مکتوب ہوئی ۱۲ مترجم

www.alahazratnetwork.org

کذبھا الدلیل واماراۃ فان تاریخ ارسال القرطاس فی طابع بوسطہ رامفور ۱۸ فروری یوم الثلثاء و تاریخ وصولہ فی طابع بوسطۃ بریلی ۱۹ فروری یوم الاربعاء وھی تزعم انھا کتبت ۲۱ فروری یوم الجمعۃ الغراء فیالھا من ولادۃ قبل الحمل مالھا نظیر فی خارج ولا عقل، و لایخفی علی جنابکم الرفیع ان مثل ھذا الاحتیال الشنیع لاتقضی الابوقاحۃ المحتالۃ ولا تفضی الا الی فضیحۃ الفعالۃ وماھی الا النفس الامارۃ اما قلبکم فلم یرض عارہ ولاعوراہ فتبین انھا لوارسلت الجواب لجاء قبل یوم الخمیس کھذا الکتاب ولکنھا عجزت فمکرت وکذبت وھجرت وزعمت انما بھذا سترت فواحش جھلھا ولا واللہ ظھرت فیا مولانا الفاضل الکامل انا اسألک بما رزقت من العلم والفضائل ان تکبح عنانھا عن الجھل والفحش والرذائل وقل لھا یا ھذہ تمضی الشھور وتنقضی الدھور و لاتردین الجواب ولو ان السؤال کان طلاقاً علیکِ لخرجتِ من العدۃ وحللتِ للخُطّاب

پرخود اس کی طرف سے دلیل وعلامت موجود ہے کہ مہر ڈاک خانہ رامپور میں روانگی کارڈ کی تاریخ ۱۸ فروری سہ شنبہ ہے اور مہر ڈاکخانہ بریلی میں پہنچنے کی تاریخ ۱۹ فروری روز چارشنبہ اور وہ شریرہ یہ لکھتی ہے کہ اس نے یہ کارڈ ۲۱ فروری روزِ روشن جمعہ کو لکھا تو یہ پیش از حمل ولادت تو نہایت ہی عجیب ہے جس کی نظیر نہ خارج میں ہے نہ ذہن میں۔ اور آپ کی جناب میں پوشیدہ نہیں کہ ایسے بُرے حیلے کا حکم نہیں ہوتا مگر اس سخت بدافعال کی رسوائی اور وہ حیلہ گر بدکار کون ہے یہی نفسِ امارہ کی شرارت آپ کا قلب تو اس کذب ومکر کے عار وعیب پر راضی نہیں تو ظاہر ہوا کہ وہ شریرہ اگر جواب بھیجتی تو اس کارڈ کی طرح جمعرات سے پہلے آجاتا مگر وہ تو عاجز آئی لہذا فریب کیا اور جھوٹ بولی اور بیہودہ بکا اور سمجھی کہ اس تدبیر سے اس کے جہل کی بے حیائیاں چھپ گئیں حالانکہ خدا کی قسم ظاہر ہوگئیں، تو اے مولانا فاضل کامل! آپ کو جو علم وفضائل ملے انھیں ذریعہ بنا کر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جہل اور فحش اور کمینہ باتوں سے اس شریرہ کی باگ روکئے اور فرمائیے کہ اے فلانی! مہینے گزریں، زمانے پلٹیں اور تو جواب نہ دے۔ اگر بالفرض وہ سوال تجھ پر طلاق بھی ہوتے تو تُو ضرور اتنی مدت میں عدت سے نکل کر پیام دینے والوں کے لئے

www.alahazratnetwork.org

ثم اذا طولبت فحشتِ وھذرت و خدعتِ ومکرتِ والی الان علیك باقیة من الزمان الی انقضاء الخمیس الموعود فان مضٰی ولم یصل جوابك ففحشك وجھلك علیك مردود ولا واللہ یا امارة جھلت علی عالم واحتملت اثما احتملت لن یقبل منك الا الجواب عن کل ما سئلت و لا تظنی ان یلتفت العلماء الفحول الی ما تشخبین به جرابك من الجھل والفضول نعم ان طغیت وبغیتِ والجھل بغیتِ فلعلك تجدین من یجھل علیك فوق ما تجھلین فتعضی علٰی یدیك وسیعلموا الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[1] ع

دعی عنك تھجاء الرجال واقبلی الخ والسلام علٰی من اتبع الھدٰی و صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم وبارك علی المولی المصطفٰی و اٰله و صحبه دائما ابدا۔

حلال ہوگئی ہوتی پھر جب تجھ سے جوابوں کا مطالبہ ہو تو تُو فحش وبیہودہ بکے اور مکر وفریب کرے اور ابھی روزِ موعود پنجشنبہ گزرنے تک تجھ پر کچھ زمانہ باقی ہے پس اگر وہ گزر گیا اور تیرا جواب نہ پہنچا تو تیرا فحش و جہل تیرے ہی مُنہ پر مارا جائے گا اور قسم بخدا اے وہ امارہ جو ایک عالم سے جہل کے ساتھ پیش آئی اور حاملہ ہوئی جس گناہ کی حاملہ ہوئی زنہار تجھ سے پذیرا نہ ہوگا مگر ان تمام سوالات کا جواب دینا جو تجھ سے کئے گئے ہیں اور یہ گمان نہ کرنا کہ علمائے فحول اس جہل وفضول کی طرف التفات کریں جس سے تو اپنی بوری بھر رہی ہے ہاں اگر تُو سرکشی اور زیادتی کرے اور جہل ہی چاہے تو کیا عجب کہ تجھے کوئی ایسا مل جائے جو تیرے جہل سے بڑھ کر تجھ سے جہل کرے پھر تو اپنے ہاتھ چباتی رہ جائے، اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس پلٹے پر پلٹا کھاتے ہیں۔ مردوں کی ہجو گوئی سے درگزر اور آ الخ اور سلام ان پر جو ہدایت کے پیرو ہوئے اور اللہ تعالٰی کے درود وسلام و برکات مولٰی مصطفٰی اور ان کے آل و اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ۔

کتبه الفقیر واعظ الدین القادری الاسلام آبادی غفر له المولی الھادی لتسع خلون من ذی القعدة سنہ ۱۳۱۹ھ۔

راقم واعظ الدین قادری اسلام آبادی غفر لہ المولٰی الھادی نہم ذی القعدہ ۱۳۱۹ھ

---

[1] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

www.alahazratnetwork.org

خاتمہ

وہ سوالات کہ عرب صاحب سے کئے گئے اور انھوں نے جواب نہ دیے اور انھیں بار بار مطلع کر دیا ہے کہ بے ان کے جواب کے آپ کی خارجی باتیں مسموع نہ ہوں گی۔

س ۱: کچھ احکامِ شرع ایسے ہیں یا نہیں کہ ابتداءً ان کا علم بے نص صریح یا اجتہاد مجتہد کے نہ ملے گا؟

س ۲: کیا تمام آدمی جمیع احکام کے عالم، معانی نصوص کو محیط، اجتہاد پر قادر ہیں؟

س ۳: کیا جاہلان عاری شتران بیمار ہیں ان پر شریعت کے احکام نہیں؟

س ۴: ان کے لئے احکامِ الٰہی جاننے کی کیا سبیل ہے اس سبیل کا اختیار ان پر فرض، واجب، جائز کیسا ہے؟

س ۵: آپ نے اپنی عمر تک اللہ تعالیٰ کو کیونکر پوجا اور بندوں سے کس طرح معاملہ کیا، اجتہاد سے یا تقلید سے، آپ شروطِ اجتہاد سے پُر ہیں یا خالی؟

س ۶: آپ کو علوم شرعیہ کے تمام اصول و فروع میں اجتہاد پہنچتا ہے یا بعض میں؟ بر تقدیر اخیر جس میں آپ مجتہد ہیں اس کی تعیین کیجئے اور جس میں نہیں اس میں اپنی راہ بتائیے۔ بر تقدیر اول فقہی مسائل اجتہادی کی دس گھڑی ہوئی صورتیں لائیے جن کا حکم خاص آپ نے استنباط کیا ہو جس کی بنا کے ظاہر و باطن و جرح و تعدیل و تفریع و تاصیل میں آپ دوسرے کی سند نہ پکڑیں۔

س ۷: تقلید شخصی آپ کے نزدیک کفر ہے یا حرام یا مباح یا واجب؟

س ۸: ائمہ و اقوال میں ہر مکلف نامجتہد کو تخییر ہے یا حکم تخییر اور اس کی کیا سبیل؟

س ۹: یہ تخییر یا تخییر مطلق ہے یا چار اکابر میں محصور؟

س ۱۰: تلفیق فسق ہے یا جائز؟

س ۱۱: مختلف اعمال میں یا ایک میں بھی؟

س ۱۲: قبلِ عمل یا بعد بھی؟

عرب صاحب کو اب ہم مطالبان حق اپنی طرف سے از سرِ نو دو ہفتے کی مہلت دیتے ہیں ختم سال تک ان مسائل کا مفصل جواب دے دیں جس بات میں اجمال رہے گا یا آپ کے بیان پر ایضاحِ حق

www.alahazratnetwork.org

کے لئے اور سوال پیدا ہوگا پھر عرض کر کے صاف کر لیا جائے گا یہاں تک کہ بعونہٖ تعالیٰ حق واضح ہو واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد و اٰلہٖ وصحبہٖ اٰمین!

سید عبد الکریم قادری غفرلہ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۱۹ھ

تنبیہ: جواب مفصل ہوں مواقع ضرورت و عدم ضرورت و غیر ہا قیود و تخصیصات جو مکنون خاطر ہوں مصرح ہوں ورنہ مطلق اطلاق پر محمول رہے گا اور بعد ورود اعتراض ادعائے تخصیص و تقیید و تاویل مسموع نہ ہوگا۔

تنبیہ: ہر سوال کا جواب مدلل ہو اور اپنے لئے جو منصب قرار دیجئے دلائل اس منصب کے نصاب پر مکمل ورنہ بے محل سرود مطبوع نہ ہوگا، والحمد للہ اولا واٰخرا والصلوٰۃ علیٰ رسولہٖ واٰلہٖ باطنًا وظاھرًا، اٰمین!

عرب صاحب کی تہذیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اس کے بعض نمونے تو عرب صاحب کے خط سوم میں جو آپ کو اسی رسالہ کے صفحہ ۳۲۴ پر ملے گا ملاحظہ ہوں مگر عرب صاحب کی جو روداد تہذیب و انسانیت اب رامپور میں چھپ رہی ہے اس کی نسبت بعض علمائے کرام ساکنانِ رامپور کی مرسلہ تحریر نے عجب خبریں دی ہیں ذرا استماع فرمائیے۔

بملاحظہ مخدومی مکرمی جناب مولوی سید عبد الکریم صاحب زید مجدہم، تسلیم۔ مولوی طیب صاحب عرب ایک رسالہ بنام "ملاطفۃ الاحباب" چھپوا رہے ہیں۔ اس کے بیانات کی بے حد غلطیاں تو اہل علم جانیں گے مگر طرزِ کلام میں نہایت تہذیب و انسانیت کو کام فرمایا ہے میں نے حضرت عالم اہلسنت کے خطوط انھیں کے رسالے میں دیکھے جس میں صرف عالمانہ کلام ہے مگر ان صاحب کی غصہ ناک تحریر نے کوئی دقیقہ بدزبانی کا اٹھا نہ رکھا، اس کے بعض اوراق چھپ گئے ہیں انہی سے کچھ انتخاب ملاحظہ ہو:

ص ۴: یہ شخص خود اپنا کہا نہیں سمجھتا۔

ص ۶: یہ شخص مسلمانوں کا بھی مخالف ہے اور عاقلوں کے بھی خلاف۔

ص ۱۲: یہ شخص ان لوگوں میں ہے جو اپنا گھر اپنے ہاتھوں بھی خراب کرتے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھی۔ یہ یہودی کا بیان ہے۔

www.alahazratnetwork.org

ص ۱۴: بیڑیاں پاؤں میں ہیں اور مکر کرتا ہے۔
ص ۳۰: ناصرِ بدعت دشمنِ موحدین مکفرِ محدثین۔
ص ۳۰: علمی مذاکرے کے لائق نہیں۔
ص ۳۲: آپ کاٹے اور چلائے۔
ص ۳۳: مردہ بے حیات یہاں تک کہ ص ۱۵ سطر ۱۱ میں صریح فحش تک تجاوز کیا ہے۔
ایسی ناپاک تحریر کا اگر آپ یا اور کوئی صاحب رد لکھیں تو بہتر یہ ہے کہ حلم سے کام لیں جو شانِ علم ہے۔ والسلام ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۱۹ھ انتہٰی۔

ہمیں اپنے معزز دوست کی یہ رائے بجان و دل منظور ہے، تحریر دیکھی جائے گی، اگر سوا ایسی ہی خرافات کے کچھ نہ ہوا تو اہلِ علم بلکہ ہر عاقل کے نزدیک وہ آپ ہی اپنا جواب ہے ورنہ اسکی زبان درازیوں سے اعراض ہوگا اور اس کی جہالتوں پر لعون اللہ تعالٰی اعتراض عرب صاحب اپنی تہذیبوں کا جواب اگر عرب کی مثل سے چاہیں تو اول العی الاحتلاط یعنی جو عاجز آتا ہے غصے میں بھر جاتا ہے، ومن اطاع غضبه اضاع ادبه جو غصے پر چلے گا ادب ہاتھ سے کھوئے گا، البغل التغل وهو لذلك اهل یعنی لوم اصله فخبث فعله۔ اگر اشعار سے چاہیں تو کثیر عزہ کے یہ دو شعر بس ہیں: ؎

یکلفها الخنزیر شتمی وما بها ۔۔۔ هوانی ولکن للملیك استذلت
هنیئاً مریئاً غیر داء مخامر ۔۔۔ لعزة من اعراضنا ما استحلت[1]

یعنی ؎

بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی! ۔۔۔ جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا
(تو نے برا کہا اور میں خوش ہوں اللہ تعالٰی تجھے معاف فرمائے تو نے خوب کہا۔ کڑوا جواب شیریں سخن سرخ ہونٹوں سے اچھا محسوس ہوتا ہے۔ ت)

یہ تو عرب صاحب کی طرز پر امثال و اشعار سے جواب تھے اور ہمارا تیسرا اور اچھا جواب یہ ہے جو ہمارے رب عزوجل نے ہمیں تعلیم فرمایا کہ،

سلٰمٌ علیکم لا نبتغی الجٰهلین[2] ۔۔۔ پس تم پر سلام ہم جاہلوں کے غرضی نہیں۔ (ت)

---

[1] ؎
[2] القرآن الکریم ۲۸/ ۵۵

www.alahazratnetwork.org

واذا خاطبھم الجٰھلون قالوا سلٰما[1] اور جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام۔ اور جب وہ بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے گزر جاتے ہیں۔ (ت)

واذا مرّوا باللغو مرّوا کراما[2]

والسلام

عرب صاحب کی عربی دانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم۔ عرب صاحب کی تحریراتِ ثلاثہ کا مجموعہ صرف انتیس سطریں ہیں انھیں میں ملاحظہ ہو کہ عربیت و فصاحت کی کیا بہتی نہریں ہیں مثلاً بطور نمونہ معروض:

(۱) ان[۵] ای قسم من اقسام التقلید فرضاً قطعیا۔ ان کی خبر منصوب۔

(۲) جمادی[۵] الثانی مؤنث کی صفت مذکر۔

(۳) حضرت نے جمادے کا کوئی تیسرا بھی دیکھا ہوگا کہ عرب ثانی بے ثالث نہیں بولتے۔

(۴) مہینے کا عَلَم جمادے الآخرہ ہے اعلام میں تصرف کیسا! (اگر زبر زیر اور آنکھ پر پھلی نہ ہو۔ فافہم)

(۵) بخدمت[۱۷] حضرۃ العالم بہ تائے کشیدہ یہ متعلق املا ہے، خط کی خطا ہے، بحث فصاحت سے جدا ہے مگر علم کا پتا ہے۔

(۶) جناب[۱۷] مولوی، الف ہضم ہوا تو ہوا لام تو ٹیڑھی کھیر تھا۔

(۷) قادری[۱۷] موصوف معرفہ صفت نکرہ۔

(۸) القول[۱۷] بان لاولیاء اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہم تصرف۔ ان کا اسم مرفوع، مگر ہاں ادعائے محدثی ہے۔

(۹) ۵ر ذوالقعدۃ۔[۳۲]

(۱۰) ۱۱ر ذوالقعدۃ۔ مضاف الیہ مرفوع، مگر یہ کہئے کہ قلم ہی مرفوع۔

ان کے سوا اور بھی بعض مواقع محلِ کلام، اور خود عشرۃ کاملۃ ہی کیا کم ہیں، جو آدمی ۲۹ سطریں لکھے اور ۱۰ غلطیاں کرے وہ ضرور فصیح ادیب ہوا، خصوصاً جہاں عربی الاصل ہونے کا ادعا ہو،

---

[1] القرآن الکریم ۲۵/ ۶۳

[2] " " ۲۵/ ۷۲

www.alahazratnetwork.org

بات یہ ہے کہ عرب صاحب کو عرب شریف میں رہنے کا اتفاق بہت کم ہوا، عمر کا زیادہ حصہ ہندوستان میں گزرا، بہتر ہو کہ آیندہ عربی کو کم تکلیف دیں، اپنی ٹوٹی پھوٹی اردو ہی خرچ کریں، تاویلات کا دروازہ کشادہ ہے لاتعدم خرقاء حیلۃ (چتر کے لئے حیلوں کی کمی نہیں۔ ت) مگر سعتِ کلام میں مجروح و مطروح و شاذ نامدوح کا دامن پکڑنا تسلیم اعتراض ہے گو پردے کے اندر۔

لطیفہ

عرب صاحب کا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر افترا

آپ نے اپنی ادب دانی کھولنے کو چند اوراق کی اہاجی[عہ] لکھی ہے جس میں اطفال مکتب سے کچھ لے دے کر، کچھ اِدھر اُدھر سے سیکھ سکھا کر دادِ ادب دی ہے اس میں ان مکسورہ سے شاذ نادر نصب خبر میں حدیث ان قعر جہنم سبعین خریفا[1] (جہنم کی گہرائی ستر خریف ہے۔ ت) تحریر کی اور بے دھڑک رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف نسبت کر دی کہ قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلی اٰلہٖ وصحبہٖ وسلم تسلیما کثیرا ان قعر جہنم سبعین خریفا، مجتہد صاحب نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر یہ کھلا افترا، متداول کتاب تک رسائی محال اور اجتہاد کا ادعا۔ جنابِ من! یہ قول ابوہریرۃ فارسی ہے رضی اللہ تعالٰی عنہ، اور اس کی نسبت باقی کلام کی ان سطور میں وسعت نہیں۔ آپ کو ہوس ہوئی تو پھر معروض ہوگا ان شاء اللہ تعالٰی، وباللہ التوفیق۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ

یہ مجتہد صاحب تو نیچری کانفرنس کے رکنِ رکین نکلے

جب سے پہلے خط کا جواب گیارامپور سے عرب صاحب کی بدمذہبی کی نسبت متعدد خبریں آیا کیں جن کے سبب اگرچہ حکم بالجزم میں احتیاط رہی مگر کیفَ وقد قبلَ طرزِ کتابت میں تبدیل ہوئی، نامہ دوم سے

عہ بالہاء لا بالحاء ۱۲

[1] صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۱۲

www.alahazratnetwork.org

القاب وسلام تحریر نہ فرمائے گئے کہ مبتدع کو سلام اور اس کا اعزاز واعظام شرعاً حرام۔ فقیر کا یہ رسالہ ۱۵ ذوالحجہ کو تمام وکمال چھپ چکا کہ خبر وثوق تام کے ساتھ آئی کہ عرب صاحب نے نیچریوں کی ممبری پائی اب ان کی رُوداد تلاش کی گئی، یہاں نہ ملی، نیچریوں سے دیلو منگائی انھوں نے نہ دی بمشکل بعض صاحبوں کے یہاں سے ضمیمہ کانفرنس رامپور ۱۹۰۰ء ملا، دیکھا تو صفحہ ۲۷ پر ط کی ردیف میں سب سے اونچے جلوہ گر ہیں۔ حرص کے نمبر ۲۹۸ دے کر لکھا ہے مولوی محمد طیب صاحب عرف[ص] مدرس اعلیٰ مدرسہ عالیہ رامپور پانچ روپے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ! اب غیر مقلدی کی شکایت کیا ہے وہاں چوکھا رنگ نیچریت کا چڑھا ہے، افسوس عرب کا نام بدنام کیا۔ ممبری کی اُونچ اُونچی تھی تو اسلامی نام کے بہت جلسے تھے مگر یہ فخر کہاں سے کہ جہاں مولوی طیب صاحب پانچ روپے پر ہیں وہیں طابق النعل بالنعل لالہ بھگوتی پرشاد (ع ۱۲۹) بابو پربھو دیال (ع ۱۳۳) لالہ بنارسی داس (ع ۱۲۴) بھی برابر وہمسر ہیں بلکہ لالہ برج کشور (ع ۲۴) منشی بلاقیداس (ع ۲۷) منشی پیارے لال (ع ۲۸) وغیرہ وغیرہ آپ سے کمتر ہیں کہ عرب صاحب پانچ روپے کے ممبر، وہ دو دو روپے کے وزیٹر ہیں اگرچہ بابو برہمانند (ع ۱۳۰) بابو بھولا ناتھ (ع ۱۲۶) لالہ برج بھوکن سرنداس (ع ۱۲۸) طیب صاحب کے اوپر ہیں کہ یہ پانچ ہی کے ہوئے وہ دس دس اور پچیس پچیس روپے کے اعلیٰ ممبر ہیں، طیب صاحب معاف فرمائیں، انھیں ختم سال تک مہلت تھی کہ تلاش روئیداد ہی میں ختم ہوئی۔ ۱۵ محرم ۱۳۲۰ھ تک مہلت سہی اگرچہ جب نیچریت ٹھہری تو اس بحث کی کیا حاجت رہی۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین، آمین!

نوٹ

جلد ۲۷ کتاب الشتی کے حصہ دوم، مناظرہ ورَدِّ بد مذہبان کے عنوان پر اختتام پذیر ہوئی۔ جلد ۲۸ کتاب الشتی کے حصہ سوم سے شروع ہوگی ان شاء اللہ

ص مطبع مفیدِ عام میں تصحیح کا بھی اہتمام ہے۔ یہ لفظ یونہی (عرف) چھپا ہے شاید (عرب) صاحب برج ستارہ ممبری کی (ب) کثرتِ استعمال سے (ف) ہوگئی ۱۲